مَن یُّؤتَ الحِکمَۃَ فَقَد اُوتِیَ خَیراً کَثِیراً

رسالہ حقائق اسرار الٰہی اور دقائق رموز طبعی کا خلاصہ اُردو زبان مین
طالبعلمون کے لیئے خوان احسان اور رذیلعلمون کے لیئے گرانبہا ارمغان

موسوم بہ

قدرتِ الٰہی

من تصنیفات فاضل اجل مولوی محمد عبد الرحمن خان صاحب کلیانی سابق
حاکم محکمہ اپیل عدالت دیوانی و فوجداری حال سپرنٹنڈنٹ پولیس و جج
عدالت اودیپور ملک میواڑ

جسکو جناب مصنف صاحب نے نظر ثانی سے ترمیم و اصلاح فرما کر نظر قیمہ کا موقع محققون کے لئے
کم رکھا اور طبع اوّل کی بہ نسبت طبع چہارم مین صحت و صفائی کا زیادہ خیال رہا

سنہ ۱۸۹۵ء مین

جناب مولوی آل احمد حسن صاحب شوکت اڈیٹر و پروپرائٹر اخبار شحنۂ ہند کے اہتمام سے

شوکت المطابع شحنۂ ہند

میرٹھ

یا قدیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبب تالیف

اس رسالہ موسومہ بہ قدرتِ الٰہی مین وہ مسائل بیان کیے گئے ہین جنکا کوئی کوئی مسئلہ مشاہدہ عجیب وغریب قدرت قادر مطلق کی حیرت سے ایسا دریا ناپید اکنار ہے جس مین عقل کا صندوق غرق ہو رہا ہے جسکا پتا نہین ملتا اس لیے ایسے درس مین غلطیون کا رہنا ممکنات سے ہی نہین ہے بلکہ واجبات سے ہے خاصکر اوس حالت مین جب کہ مصنف کم استعداد ہو کس طرح غلطی سے محفوظ رہ سکے۔ اس حالت مین کوئی خیال کرے کہ ایسی کم علمی کی حالت مین کتاب بنانا کیا ضرور تھا اوسکی اصلاح اس مقولہ مشہور سے ہو سکتی ہے مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ۔ لہذا جو باتین ذہن مین تھین اُردو زبان مین جمع کی گئین۔ ایسے آدمی بہت تھوڑے ہین جو اون اسرار کو جن مین بہت سے تشعبدات ذہنی اور طلسمات سماوی پوشیدہ ہین سمجھتے ہون بلکہ قدرت الٰہی جو تینون قسم کے اجسام منجمدہ۔ مائیہ۔ ہوائیہ کے بنانے مین ظاہر کی گئی ہے اور جن عجائب وغرائب اصولون سے انتظام ہوتا ہے اور جو قوتین اونسے ظہور پذیر ہین جن پر شکل اور زندگی کا قیام منحصر اور سلسلہ انتظام عالم کا وابستہ ہے اور تمام اجسام اونسے متاثر ہو کر فطرتی زور سے زہر آلودہ اثرون کو حیوانات کی زندگی قائم رکھنے کے لیے دافع اور حیرت انگیز کرشمے اور نادرات کے مظہر ہین اونپر بھی کچھ خیال نہین۔ انسان مین منجملہ دوسری قوتون کے عقل اور وہم ہین جنکی خادم قوتِ متفرقہ ہے وہ سخت مشکل اور ضرورت مین عقل کے ساتھ نتیجہ صحیح اور وہم کے ساتھ غلط لگا لیتی ہے اور انسان اکثر تابع وہم ہے لہذا میری استدعا ہے کہ ضرور طالب علمون کو ان درسون کا علم حاصل کر کے دوسرون کو سکھانا اور بتانا چاہیے تاکہ اوس کے سبب مغالطات سے بچین۔

راقم

محمد عبد الرحمن کلیانی۔

باب افتتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضاے بسیط ہستی نامحدود اقطار و نامتناہی ابعاد مین عوالم کی تعداد حد امکان بشری سے باہر ہے اونمین سے
ایک عالم کے وسیع عرصہ کی حدود کا بھی مطلق تعین کسی حالت مین نہین ہوسکتا منجملہ اون بے حد و حساب عوالم
کے ایک یہ عالم نظام شمسی ہے جس مین سیارات شمس کے گرد فیض پانے کے لیے گردش کرتے ہین وہ بھی
نہایت زیادہ ہین ۔ چنانچہ سیارات اندرونی و بیرونی ۱۷ علاوہ ۲۲ اقمار کے جو اونمین سے بعض بعض سیارے
کے گرد ایک یا کئی پھرتے ہین اب تک دریافت ہوے ہین باقی معلوم نہین کس قدر ہین اور دُم دار ستارون
کی تعداد اس قدر ہے جس قدر سمندر مین مچھلیان منجملہ ان سیارون کے کرۂ زمین ہے ۔ ممکنات ہستی کے
بیان مین زمین کا بیان ایسا ہے جیسے موجود کے بیان مین زید کا ذکر یعنی موجود کی تعمیم کے بعد تخصیص
سے جوہر اور جوہر سے مادہ اور مادہ سے اجسام اور اجسام سے نباتات اور نباتات سے حیوان اور حیوان سے
انسان اور انسان سے زید حاصل ہوتا ہے ۔ اسی طرح بے حد فضاے بسیط ہستی مین عوالم اور عوالم مین
ثوابت اور ثوابت مین آفتاب اور آفتاب کے متعلق عرصہ وسیع لامحدود الابعاد (جس مین سیال الطف
جسے ایتھر کہتے ہین پھیلا ہوا ہے اور تمام جہان مین موجود ہے) مین سیارات ۔ اور سیارات (تین طرح
کے ہین اول اندرونی و بیرونی اور سیارات ثانوی یعنی اقمار اور بے حد ستارہاے دُنبالہ دار) مین زمین
ہے غرض اوسکی مخلوقات مین ہستی اور موجود سے عام تر اجمال اور زمین اور زید سے خاص تر تفصیل نہین
اگر کوئی سوال کرے کہ زمین مین کئی اجناس ایسی ہین کہ جداگانہ ہر ایک عالم خیال کیے جاسکتے ہین پھر خاص تر
کی تفصیل کہان ہے ؟ اوسکا جواب یہ ہے کہ زید مین بھی جزویات بے شمار ہین جیسے اوس کے اعضاے

اندرونی و بیرونی پھر اونکے بے حد اجزاء جنسے وہ مرکب ہین۔ ایسے ہی زمین کے جزویات نامحدود ہین مثل اجسام دائیہ اور سیالات اور جمادات اور نباتات اور حیوانات کے جنکو اجناس گردان کر اونکی بیشمار نوعین قرار دی ہین جنکے افراد کی انتہا نہین ہے ع بیرون تراز خیال و قیاس و گمان و وہم ؛ یہان تعمیم کے بعد تخصیص یا اجمال کے بعد تفصیل کی حد آخری مجازی ہے حقیقی نہین ورنہ بال کی بھی کچھ حقیقت ہے مگر اوسکا مجوف ہونا اجزاء صغار سے بننا۔ کئی رنگ کا ہونا اور کچھ عرصہ تک متواتر تراشنے کے بعد بھی جس انداز پر جہان ہے اوسی مطابق رہنا طول مین اوس سے زیادہ نہ بڑھنا اور اون تراشیدہ بالون کا مجموعہ اصل سے دراز ہونا۔ اوس کا مرکب ہونا۔ خون دانہ دار کا اوس مین دورہ کرنا۔ سیاہ سے سفید ہونا۔ اوسکا اصل بغرض نوک دار اور گاؤدم کی حالت مین ہونا۔ اوسکی بیرونی جرم کا ایک انچ کے ۰۰۱۴۴ وین حصہ باریک ہونا اوسکے اندر کا گودا جڑ کی گرہ اوسکا ایستادہ رہنا۔ جسم پر کہین ہونا کہین نہونا اوسکی تبدیل اور تغیر کی صورتین علت غائی اور بہت سے دقایق تفصیل چاہتے ہین۔ اب جاننا چاہیئے کہ آفتاب کی شعاعین فضائے عالم مین پھیلتی ہین جس کو روشنی کہتے ہین وہ دانہ دار ہین اسکے دانون کی کوچکی پر خیال کرنا چاہیئے جو نہایت درجہ حیرت افزا ہی وہ چھوٹے جانورون کے اجزاء خون جو فقط عمدہ قوت مظہرہ خوردبین سے دیکھے جاتے ہین اوس گول دانے سے جسکا قطر ایک انچ کا وشواں حصہ ہو اسقدر چھوٹے ہین جیسا وہ گول دانہ ساری زمین سے چھوٹا ہی مثلاً مونگ کے دانون مین سب سے چھوٹا دانہ جو نسبت تمام کرۂ زمین کے ساتھ اوسکی سطح بیرونی بیس کروڑ میل مربع اور اندرونی پونے تین کھرب میل مکعب پر مشتمل ہی۔) رکھتا ہی وہی نسبت خوردبین کے ذریعے سے جو جانور نظر آتے ہین اونکے خون کے دانہ کے ساتھ ہی۔ گویا اوس خون کے دانہ کے مقابلہ مین مونگ کا چھوٹا دانہ ایسا ہی جیسا اوسکے سامنے تمام کرۂ زمین بڑا ہی اور باینہمہ کوچکی اجزاء خون بہ نسبت اجزاء نور کے ایسے بڑے ہین جیسے نہایت چھوٹے ذرہ کے مقابلہ مین بڑا پہاڑ۔

اجزاء نور نظام شمسی کے مدار۔ (اسکا بیان مختصر آگے آئیگا۔) کے درمیان فضائے بسیط مین مبسوط تھی کسی کیفیت سے اجتماعی حالت مین (یہ اون اسباب نامعلوم سے جنکی بدولت عجائب شعبدات آسمانی اور غرائب طلسمات فلکی جلوہ نما ہین) بیرونی سطح کی حرارت سیال الطف ایتھر کی سردی کے سبب مخفی ہونے پر جذب مرکز سے فضائے مرطوب کے بخارون سے محیط ہونے پر طبقات تہ بتہ بنکے بعد دیگرے سے (گرم دھات کی پتری پر پانی کے قطرے ڈالنے سے جھلی سا طبقہ ظاہر ہوگا) مثل غلاف کے محصور ہوکر کرۂ منگئی اور وہ کرہ مع عناصر ہر وقت نہایت مکدر مضطرب متبدل اور متغیر حالت مین تھا۔

جاننا چاہیئے کہ موجود جو سر کہلاتا ہی خواہ مادیات سے ہو مثلاً اجسام کی خاصیت ذاتیہ۔ امتناع تداخل

ابعادِ ثلاثہ تشکل۔ قابلیت انقسام ہیسامیت قسر اور تجاذب سے بری نہو۔ یا مجردات سے ہو۔ مثل ارواح اور
عقول اور صفات کے منجملہ خاصیت ذاتیہ اجسام کے قسر وہ حالت ہی کہ جو جسم ساکن ہے وہ ہمیشہ ساکن رہیگا
کبھی حرکت نہین کریگا۔ اور جو متحرک ہو وہ ہمیشہ حرکت مین رہیگا کبھی ساکن نہوگا۔ گرۂ زمین پر حرکت دائمی
کی مثال نہین پائی جاتی وجہ یہ ہے کہ جو جسم حرکت مین لایا جاویگا وہ اوّل تو ہوا مین گذرنے کی مزاحمت
سے رکیگا اور کشش زمین اوسکی رفتار کے روکنے کے لئے دوسری مزاحمت ہے۔ اگر یہ دونو مزاحمتین
عایق نہوتین تو وہ جسم جو حرکت مین لایا گیا بخطِ مستقیم فضاے وسیع نامحدود مین ہمیشہ روان رہتا۔
گنبد اور منجنیق سے آسمان مین پھینکا ہوا پتھر۔ اور توپ سے چلا ہوا گولہ زمین پر واپس نہ آتا سیدھا
خلا مین چلا جاتا۔ زمین دو حرکتون سے متحرک ہے۔ ایک حرکتِ محوری جسے رات دن ہونے کے
سبب گردشِ روزانہ کہتے ہین۔ اور دوسری حرکت دوری جس کو اپنے مدار پر سورج کے گرد پھرنے
سے گردشِ سالانہ بولتے ہین۔ یہان یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ جب کرۂ زمین بنا تو وہ حرکتِ قسری
کے تابع کس طرح ہوا جس کا دفعیہ اس طرح ہو سکتا ہی کہ عرصۂ وسیع نظامِ شمسی سیارات کی کشش سے متاثر ہے
جس سے کوئی جسم اوس مین بحالت سکون وقرار نہین رہ سکتا ضرور متحرک رہیگا (اگرچہ سیال الطف ایتھر
سے جو تمام عالم مین پھیلی ہوئی ہی اوسکی حرکت مین خفیف سی مزاحمت ہو۔ لیکن ایسی خفیف مزاحمت سے
اوسکی حرکت مین چندان فرق نہین آئیگا۔) اور اسی کشاکش کے سبب کرۂ زمین کو حرکت دوری
اور محوری سے متاثر ہونا پڑا (کسی گنبد کے لٹکانے کی حالت مین دونو حرکتین ظاہر ہوتی ہین) نظام
شمسی مین آفتاب سے بڑا کوئی جسم نہین ہے۔ وہ کرۂ زمین سے ۱۰۰ ۱۴۱ چند بڑا ہے
کائنات مین تمام اشیا قوتِ جاذبہ سے اثر پذیر ہین۔ قوتِ جاذبہ کئی قسم پر ہے منجملہ اوسکے
ایک جذب ہے جو بڑی چیز چھوٹی چیز کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اسی قاعدہ سے سورج زمین کو جذب کرتا
ہے لیکن زمین حرکتِ دوری کے سبب قوتِ مدافعت پیدا ہونے سے اثر جذب کو قبول نہین کرتی
کیسلئے کہ حرکتِ دوری قوت متنفر المرکز پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ جذب اور دفع مین معادلت واقع ہوتی
ہے نہ زمین کو سورج جذب کرتا ہے نہ زمین گردش کے سبب اوس سے آگے تنفر کے سبب جا سکتی
ہے چونکہ جذب کی تاثیر فاصلے سے باندازہ مجذور گھٹتی ہے۔ اسلئے جو جسم سورج کے پاس ہوگا اوسپر اثر
جذب کا زیادہ ہوگا لہذا اوسکی حرکتِ دوری اوسکے دفع کے لئے سریع تر ہوگی اور جو دور ہوگا اوسپر
جذب کم ہوگا۔ اس لئے اوس کی حرکتِ دوری کم جذب کے سبب سست تر ہوگی تاکہ قوتِ مدافعت
جذب کی مساوی رہے اور یہی قاعدہ نظامِ شمسی کے سیارون مین ہے۔ اب غور کرنا چاہیئے کہ فراخ

کُرۂ شعاعی (جسکے جوف میں نہایت سخت حرارت جسکا اندازہ نہیں ہو سکتا ہی) گرد جذب مرکزی اور
سرد ہونے سیال الطف ابخرے سے طبقات کی صورت پر بخارہ اور فلزات کی ترکیب سے تہ بتہ بالائی سطح
کمی حرارت کے سبب ہوائیہ سی سیال پھر اوس سے انجماد کی حالت میں مدفعات ہوتا گیا۔ یہان تک کہ
جمادات کی صورت سے وہ کُرہ پر محتوی ہوئی جسپر نباتات پھر حیوانات۔ بہت سی تبدیلیون کے بعد پیدا
ہوئے اور یہ سب علاوہ حرارت اور خلا کے ۷۲ عنصرون سے جو اب تک دریافت ہوئے مرکب ہین لیکن
عنصرون کا ۷۲ ہی پر حصر نہین ہے زیادہ ہونگے جیسے علم اور تجربہ کو ترقی ہوتی جاتی ہے ویسے ہی تحقیقات
سے سوا معلوم ہوتے جاتے ہین۔ حرارت نے سب کو بنایا ہے اور سب حرارت سے بنے۔ وہ برق اور
روشنی وغیرہ سے عیان ہے حکماء (یونانی عالمون نے زمین۔ پانی۔ آتش۔ ہوا۔ چار عنصر اور ہند کے عالمون
نے چار عناصر مذکورہ کے سوا پانچوان عنصر خلا کو بھی سمجھا ہے) نے حرارت کو عنصر منجملہ پانچ عناصر کے سمجھا۔
اور طبقات انسان سے بعض نے آگ کو مظہر کل جانکر معبود قرار دیا۔ مگر حال کے حکماء ان پانچون (خلا
آگ۔ ہوا۔ پانی۔ مٹی) کو عنصر نہین جانتے۔ اور یہ دلیل پیش کرتے ہین کہ خلا کچھ نہین ہے۔ اور اسی
طرح آگ بھی کچھ نہین۔ کئی تبدیلیون کا حاصل ہے۔ اور ہوا۔ پانی۔ مٹی۔ تینون مرکب ہین۔
تھوڑی آزمایش سے وہ مفردات جن سے یہ مرکب ہین علیحدہ علیحدہ معلوم ہو سکتے ہین۔ پس
ان پانچون مین کوئی بھی عنصر نہین ہے۔ اس دلیل مین یہ بات غور طلب ہے کہ خلا (آسمان یا
اکاس) اگرچہ کچھ نہین ہے مگر اوس مین سب عوالم موجود مین اور یہ نظام شمسی بھی اوسی مین ہے
اسی طرح حرارت بھی اجسام نامیہ اور غیر نامیہ اور سب جگہ اور سب شے مین موجود ہے۔ ایسی صورت
مین اگر خلا کو عدم کے سبب عنصر نہین سمجھتے ہین تو حرارت کو موجود ہونے کے سبب عناصر بے
وزن ہی مین شمار کرنا چاہیئے۔ باقی تین یعنی ہوا۔ پانی۔ مٹی۔ بے شک عنصر (بسیط یا مفرد) نہین
ہین۔ یہان یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب حرارت سے کُرہ ہونے کے بعد نباتات سے حیوانات ظاہر
ہوئے سو اب بھی حرارت ویسی ہی موجود ہے۔ ہر زمانہ مین اس کُرہ کو مثل ابتدائی حالت کے مادہ
زیادہ ہونے سے ہمیشہ بڑھتے رہنا لازم تھا بر خلاف اسکے موجودہ حالت کُرہ نباتات۔ حیوانات کی
مطلق تزاید اور ترقی پذیر نہین ہے۔ اوس کا جواب یہ ہے کہ تمام چیزون کی حالتین تین طرح پر
ہین اوّل تزاید یا ترقی۔ دوم انتہا یا اوج۔ سوم انحطاط یا تنزل۔ بعض اشیاء اور اکثر نباتات
مین ان کو نیا۔ پورا۔ پرانا۔ اور حیوانات خاصکر انسان مین طفلی۔ شباب۔ اور پیری کہتے ہین۔ اگر
تزاید کے بعد انتہائی حد نہ ہوتی تو لازم آتا کہ اجسام نامیہ جن کا نمو محسوس ہوتا ہے۔ بڑھتے

چلے جائین۔ بمنزلہ اوس منجنیق کے پتھر چلائے ہوئے کے جو بشرطِ نہ ہونے مزاحمت ہوا اور کشش زمین کے سیدھا بے روک خلا مین چلا جاتا۔ یعنی اوسی طرح تمام اشیاء تزاید کی حالت مین ترقی پاتی رہتین جس کی کہین حد نہ ہوتی لیکن جب کہ مزاحمت ہوا و کشش زمین اوس منجنیق کے چلائے ہوئے پتھر کو روکتی ہے ویسے ہی اجسام کی انتہائے حد تزاید سے مانع ہے۔ اور اِس عام قانون سے کُل اجسام کُرۂ زمین ہوائیہ۔ مائیہ۔ منجمدہ۔ نامیہ منضبط ہین۔ اور انھین تغیرات ضروری سے عالم حادث اور ممکن اور خلاقِ عالم قدیم اور واجب سمجھا جاتا ہے۔ یہان اون لوگون کو جو مثل خدا تعالٰے کے ارواح اور مادہ کو قدیم جانتے ہین خیال کرنا چاہیئے کہ جب فقط حرارت سے کُرۂ زمین بن کر عالمِ نامیہ اور غیر نامیہ سے آباد ہوا تو کیا ممکن نہین ہے کہ اوسی ایک ذات پاک تعالٰے شانہٗ کی قدرت سے تمام عالم نے ظہور پکڑا ہو؟ ۔

کُرۂ زمین کی سطح پانی سے اکثر ڈھکی ہوئی ہے یعنی ایک چوتھائی کے قریب تو خشکی ہے اور تین چوتھائی کے قریب تری صحیح نسبت ہزار مین سے ۲۳۶ خشکی ۷۶۴ تری ہے۔ پانی بہ نسبت زمین سب طرف ہونے کے سبب خشکی سے زیادہ نظر آتا ہے لیکن باعتبار حجم کے اوسکی نسبت نہایت ہی کم ہے۔ زیادہ سے زیادہ اوسکا عمق اتنک ۹ میل پایا گیا ہے۔ اگرچہ بعض بعض جگہ کی گہرائی اب تک معلوم نہین اور زمین کا قطر قریب آٹھ ہزار میل کے ہے اوس کے گرد ۴۵ میل کے پھیلاؤ سے باد یعنی ہوا ہے۔ سطح زمین کی متماس ہوا بھاری ہے اور اوپر درجہ بدرجہ ہلکی ہوتی گئی ہے۔ یہان تک کہ تین میل بلندی تک کی ہوا ۴۲ میل باقی کی برابر ہے اور اوس سے اوپر کی ہوا لطیف ہوتی ہوئی اس قدر رقیق ہے کہ پرند اوس مین نہین اوڑ سکتے بلکہ غایت لطافت اور رقت سے آفتاب کا عکس بھی قبول نہین کرتی اور نہ تنفس مین آسکتی ہے۔ اس کُرہ پر اجسام نامیہ اور غیر نامیہ حرارت آفتاب سے رنگ برنگ کے بیشمار پائے جاتے ہین مگر آفتاب کی حرارت بہ نسبت سابق کم ہوگئی ہے اور ہوتی جاتی ہے اور نظام شمسی کے ستارون مین بھی بباعث اس گھٹاؤ کے تبدیلات اجسام نامیہ مین ہوتے جاتے ہین۔ ہاتھیون اور گینڈون کی ہڈیان اور تاڑ کے درخت کے کھوکے جو سرد ملکون مین پائے گئے ہین اس دلیل کے مُثبت سمجھے جاتے ہین گرم اقلیم کے حیوانات قطب کے نزدیک کے ملکون مین جب رہتے تھے جو آج کم حرارت سے سرد ہونے کے سبب وہان نہین ہین اوس وقت خطِ استوا کے قریب بہت سی خشک زمین زیادہ حرارت مین مجتمع تھی جس کے وسیلے سے حرارت ضروری اون تک اسقدر پہونچتی تھی جس قدر کہ آج خطِ استوا کے گرد ہے اور اوسی زیادتی حرارت سے اطراف خطِ استوا مین اجسام نامیہ ناپیدا تھے اور جو ہون گے اون کی

حالت اونسے دوسری وضع پر ہوگی جسکی کوئی علامت اوسی حرارت کی تبدیلیون لئے ہیں کہ اثبات
کے لیئے اب باقی نرکھی اور اوسکے بالخصوص قطبین کے گرد مناسب حرارت پھونچنے سے وہ موجود تھے
جو آج کمی حرارت کے سبب زیادہ سرد ہوجانے پر نہین رہی اور اب پھر آیندہ زمانہ مین ایسی گھٹاو
حرارت کے سبب خط استوا یا اوسکے گرد منطقہ حارہ بھی قطبین کے مانند سرد ہی ہوجاینگی جسکا
ایک سبب ایسا بیان کیا گیا ہے کہ سورج مین حرارت کی آمد نہین ہے اور اوسکا صرف ہی لا محالہ گھٹنا و
ہونا چاہیئے اسلیئے اوسکی حرارت گھٹتی جاتی ہے - آخر کو حرارت نرہنے سے روشنی معدوم ہوجائیگی اور اجسام
نامیہ کا اعدام ہوجائیگا - اجسام نامیہ بغیر حرارت زندہ نہین رہسکتے پس جو حرارت انکے لیئے لابدی ہے اوس کے
کم ہونے سے اونکی فنا کی طرف اونکی متغیر حالت شاہد ہے - مثلاً کوئی گملا کسی پھول کی روئیدگی کا کسی
تاریک مکان مین رکھین وہ کمہلانے لگے گا اور کوئی روزن روشنی کے لیئے اوسی مکان مین
کرین جس سے روشنی اوس مین آئے اس حالت مین اوس گملہ کے جس قدر پھول ہونگے روشنی کے
روزن کی طرف جھک جاینگے - اسی طرح حیوانات کی حالت ہے - انمین سے کوئی تاریک مکان مین ہو اور
کسی طرف روشنی کا روزن ہو اوسی طرف اوسکا میلان ہوگا - کوئی خیال کرے کہ بہت سے جانور سوراخون
مین رہتے ہین اور بہت سے سمندر کی تہ مین اونکو روشنی نہین پھونچتی ہے وہ کیونکر جیتے ہین ؟ اسکا
دفعیہ اس طرح ہے کہ اجسام سیال روشنی پھونچانے کے لیئے بسبب کثافت جو کے انحراف ضو
سے عمدہ وسائل ہین - تم نے صاف پانی بہتا ہوا یا ٹھیرا ہوا ایسا کوئی جگہ دیکھا ہوگا جسکی تہ کی چیزین
کچھ تغیر کے ساتھ سب نظر آتی ہین - پانی مین پتھر ڈالتے ہین وہ دور تک اندر پانی کے ڈوبتا ہوا نظر
آتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ سورج کی کرنین پانی مین اندر جاتی ہین اور روشنی پھونچاتی ہین جہان
سمندر زیادہ گہرا ہوتا ہے وہان روشنی کم پھونچتی ہے مگر ایسی کوئی جگہ جہان اجسام نامیہ پائے جاتے
ہین نہین ہے کہ وہان حرارت یعنی روشنی کو عدم کہہ سکین - گہرے سمندر کی تہ جہان کے جانور روشنی
نہ پھونچنے کے سبب بینائی نہین رکھتے ہین وہان بھی حرارت موجود ہے جس سے وہان اونکا وجود ہے
ورنہ نہین ہوتا - اور ہوا بہ نسبت اوسکے سیال الطف ہے جو روشنی کو سوراخون مین پھونچاتی ہے جب
دن ہوتا ہے مکانون مین اندر کوٹھریون کے دھوپ نہین آتی مگر روشنی اچھی ہوتی ہے اوس مین
ہم سب کام کرتے ہین یہ ہوا کا ہی سبب انحراف ضو سے ہے - آفتاب کے قبل طلوع اور بعد غروب
کے روشنی کو صبح صادق اور شفق کہتے ہین اور جو ہوا مین انحناء شعاع سے ہوتی ہے اگر ہوا نہوتی تو بعد
غروب اور قبل طلوع یا دن کو مکانون مین آدھی رات کی مانند اندھیرا رہتا - آفتاب کی شعاعین

بخطِ مستقیم تا انتہای ابعاد مین منتشر ہوتی ہین اگر ہم اونسے حجاب مین ہون یہانتک کہ جب آفتاب
سمت الراس ہو اوس وقت شعاع (دھوپ) سے بچنے کے لئیے ایسا تختہ یا ڈھال سر پر رکھین
جس کے حائل ہونے سے شعاع جسم پر نہ پھونچے اس حالت مین بھی ہم نہایت تاریکی مین آجائین لیکن
ہوا کے سبب باوجود حجاب ہونے کے ہم روشنی مین رہتے ہین انحراف ضو اور کثافت جو کے سمجھنے کے لیئے
جاننا چاہیے کہ اجسام سیال مین شعاعین متوالی اور متمائل ہو جاتی ہین اسلیئے اوس مین کی اشیاء
اپنی اصلی صورت پر نظر نہین آتین مثلاً پانی کی تہہ مین اجسام ٹیڑھے اور بیچپٹے بے ڈول نظر آتے ہین
اور آفتاب وقت طلوع اور غروب بڑا اور چپٹا اور اپنی جگہ سے ہٹا ہوا دکھائی دیتا ہے اس کا سبب
یہی ہے کہ جب روشنی آفتاب کی فضا سے جو مین پھونچتی ہے وہ منحرف ہو جاتی ہے اور جیسے زمین کی
سطح سے بلندی بڑھتی جاتی ہے ویسے کثافت جو کی گھٹتی جاتی ہے یہانتک کہ سمت الراس مین انحراف
ہونے سے مثل افق کے متغیر مرئی نہین ہوتین۔ اور دوسری وجہ تنزل حرارت کی یہ ظاہر کی گئی کہ وہ
فراخ حصہ فضا کا جس مین نظام شمسی اب دورہ کر رہا ہے سابق کی فضا سے زیادہ سرد ہے اور یہ
بات علم ہیئت سے ثابت ہے کہ آفتاب (جسکے گرد سیارے اور دمدار ستارے ہین اور سیارون کے گرد
اقمار پھرتے ہین اور اقتباس نور کا کرتے ہین اور اونکی حالتین زمین کے موافق نظر آتی ہین جنسے انکا
آباد ہونا ظاہر ہوتا ہے) منجملہ ثوابت کے ایک ثابتہ ہے اور ہر ایک ثابتہ ثوابت مین سے جو بذاتہٖ نورانی ہے
آفتاب ہے جس کے گرد بھی بہت سے سیارے مانند اوس زمین کے جو مسکن زندگانی اور خوشی کا ہی
پھرتے ہونگے اور جسقدر ثوابت ہمکو پاس پاس دکھائی دیتے ہین اون مین بے انتہا فاصلہ ہے اور
وہ بے شمار دوری پر واقع ہین سب سے متصل ثابتہ قدر اول زیادہ نورانی ہمسے ۸ لاکھ دفعہ بعد
آفتاب کی نسبت دور ہے اور آفتاب کا بعد ہم سے ۹ کروڑ میل کا ہے اور ثوابت بے عدو حد ہین روشنی
کی رفتار ایک سکینڈ مین قریب ایک لاکھ کوس کے ہے اس سرعت رفتار پر بھی کم سے کم نزدیک ترین
ثابتہ کی روشنی ہم تک تین برس مین آتی ہے اور جو دور ہین اونکی روشنی اس سے زیادہ عرصہ مین اور
بہتون کی سیکڑون ہزارون برس مین اور بہتون کی لاکھون برس مین اور بہتون کی کروڑون
برس مین آتی ہے۔ اور بہت سے ثوابت کی روشنی باوجود کروڑون برس گزر جانے کے باین سرعت رفتار
تا حال ہم تک نہین آئی اور پھر اسقدر عرصہ گزرنے پر بھی نہ آویگی یہ بے انتہا دوری ثوابت کی انسان
سے محدود نہین ہو سکتی اور ان ثوابت کے اوضاع مین بھی نہایت کمی کے ساتھ کچھ فرق محسوس ہوتا
ہے سو یہ ثوابت کسی ثابتۃ الثوابت یا شمس الشموس کے ساتھ اوسی طرح سے متعلق ہین

جیسے آفتاب کے ساتھ بہت سے سیارون کا تعلق ہے منجملہ ان سیارون کے یہ کُرہ زمین کا بھی ہے
اور اوسکے گرد ثوابت کروڑون اور اربون برس مین دَورہ پورا کرتے ہین۔ چنانچہ یہ ہمارا آفتاب معہ اپنے
متعلقین کے جسے نظام شمسی کہتے ہین (آفتاب اور سب اجرام فلکیہ جو اوسکے گرد حرکت کرتے ہین
اونکے تمام انتظام کو نظام شمسی کہتے ہین) شمالی عرصہ نامتناہی ابعاد مین چلا جا رہا ہے اور ممکن
ہے کہ ایسے ثابتۃ الثوابت بھی کئی ہون اور وہ معہ اپنی کائنات کے اپنے سے بہت ہی بڑی ثابتۂ اعظم
سے متعلق ہون پس اس اعتبار سے تمام نظام شمسی اوس قادر مطلق کی پیدایش مین کُرہ زمین کی (جو
تقریباً پونے تین کھرب میل مکعب پر مشتمل ہے) ایک ذرہ کی مانند بھی کمی مین مناسبت نہین رکھتا
پھر زمین کی اوسکی پیدایش مین کچھ بھی اصل نہین جب کہ نظام شمسی کی یہ حالت ہے تو سطح زمین کے
اجسام نامیہ کے جنس واحد مین پھر اوسکے انواع کے افراد مین سے ایک فرد کے ایک ذرہ کے اربون کھربون
حصّون سے ایک حصہ تک کی بھی مطلق نسبت نہین ہوسکتی لہذا تبدیلی فضا کی باعتبار گرمی اور سردی کی
ہزارون لاکھون برسون مین ممکن الوقوع ہے پس آفتاب کی حرارت تفسیر اول کے مطابق آخر ہیگی
خالق کائنات اجسام نامیہ کے قائم رکھنے کو اپنی قدرت سے از سر نو پیدا کریگا یا کوئی ایسی طاقت بنائیگا کہ
جسکے وسیلے سے وہ پھر پیدا ہوجائے اور تفسیر ثانی کے مطابق ہر فضا کی حرارت کی موجب اس نظام شمسی
کی اوس مین دَورہ کرنے کے اعتبار سے کم وبیشی حرارت برودت۔ رطوبت یبوست کی تبدیلی کی حالت
مین رہیگی۔ حرارت کی توضیحات تین ہین۔ اول فضا کی حرارت جس مین نظام شمسی دَورہ کررہا ہے لیکن
یہ توضیح جیسا چاہیئے ویسا ثبوت کامل نہین پہونچاتی۔ دوسرے آفتاب کی حرارت اور تیسرے اندرونی
حصہ زمین کی حرارت۔ آفتاب زمین کی سطح پر حرارت پیدا کرتا ہے جو اجسام نامیہ کے پیدا ہونے اور اونکی
زندہ رہنے کے لیئے ضروری ہے اور اندرونی حصہ زمین کی حرارت سے آتش فشان پہاڑ اور وہ نادر
تبدیلات پیدا ہوتی ہین جس سے سطح زمین گاہے سکون اور گاہے اضطراب کی حالت مین رہتا ہے
گرمی اور سردی کے الفاظ نسبتی ہین۔ حقیقی نہین ہین ہم انتہا حرارت اور برودت کو پیدا نہین کرسکتے
اور حرارت اور حرکت دونو ایک قوت کی نوعین ہین کسی جسم مین حرارت کو مجتمع کرین تو جسم کے وزن
مین کچھ فرق نہوگا سب اجسام حرارت سے پھیلتے ہین اور زیادہ حرارت سے دہک کر سفید ہوجاتے ہین
سیاہ رنگ بہ نسبت سب رنگون کے حرارت کو زیادہ جذب کرتا ہے اور سفید سب مین کم۔ سب رنگ کے
کپڑے برف پر رکھے جائین کالا سب سے پہلے برف کو گلا دیگا اور سفید سے کم اثر ہوگا۔ حالت انجماد سے
مائع بنتے وقت اجسام بہت سی حرارت مخفی کرلیتے ہین۔ اگر سیر بھر پانی ۲۷۱ درجہ گرم ایک

سیر برف مین جسکی حرارت ۳۲ درجے کی ہے ملایا جائے تو حاصل اوسکا دو سیر پانی ہوگا لیکن اوسکی
حرارت صرف ۳۲ درجے کی ہوگی اس حالت مین ۱۴۲ درجے حرارت برف کے گھلنے مین مخفی ہو جاتی
جب اجسام ہوائیہ سے مائیہ اور مائیہ سے انجماد کو گزرتے ہین تو بہت سی حرارت خلاص کر دیتے ہین دو جسم
مختلف حرارت کے ملا کر رکھے جائین زیادہ گرم جسم دوسرے کو اپنی حرارت دیگا یہانتک کہ دونون کی گرمی برابر
ہو جائیگی بعض جسم جب تھوڑی حرارت والے جسمون کے پاس رکھے جاتے ہین تو بہ نسبت اورون کے اپنی
حرارت جلد دیتے ہین اور جسکی کثافت زیادہ ہے وہ ایصال حرارت کا اون اجسام سے جنکی کثافت
کم ہے بہتر کرتے ہین معدنیات مین سونا خوب تر مٹی اور پشمینہ بدتر موصل حرارت کے ہین - اجسام نباتات حرارت
کی سخت تبدیلیون سے مٹی کی کم قوت ایصال حرارت کے سبب محفوظ ہین - اور سرد ملک کے حیوانات
بڑے پشمینے اوپر کے سبب ہمیشہ کی سردی مین زندگی بسر کرتے ہین اور اسی باعث برف خانہ سے
برف خشک کمبلون مین لائی جاتی ہے - اور ناج پر بھوسی قدرت نے اسی مقصد کے لیے بنائی ہے -
کرہ زمین کے اندر گرمی اوسکے مرکز کی طرف بڑھتی جاتی ہے - زمین کے اندر گرمی ہونے کا ثبوت دنیا
کے ہر ایک حصہ مین موجود ہے زمین کی تھوڑی ہی دور نیچے پر ہر ایک موسم مین گرمی یکسان رہتی ہے
۳۰ میل کے نیچے قریب ۳ ہزار درجے کے گرمی ہوگی جس مین لوہے اور پتھر کی چٹانین گل سکتی ہین
آتش فشان پہاڑون سے گلی ہوئی چیزین نکلکر پانی کی طرح جو بہتی ہین اوسکا ثبوت دے رہی ہین
قریب ۲۰ ہزار ۳ سو فٹ نیچے اوبلے ہوئے پانی کی مانند گرمی ہوگی غرضکہ وہ گرمی جس مین سخت سے
سخت دھات گل سکتی ہے اوس سے سو میل نیچے کی گرمی کی نسبت مثل برف کے سمجھنا چاہیے جب کہ
۳۰ میل کے نیچے اسقدر سخت حرارت ہے تو اوس سے زیادہ نیچے ۵ سو میل یا ہزار میل پر کسقدر زیادہ سے
زیادہ ہوگی جو بمشکل سمجھ مین آتی ہے -
الحاصل جوف زمین مین دریاے آتشین جسکے مدارج حرارت ہمارے قیاس سے باہر مین موجزن ہے جس
سے سطح زمین سکون سے کبھی بحالت اضطراب متحرک ہوتا رہتا ہے اُس کو زلزلہ یا بھونچال بھی کہتے
ہین اور کہین پھٹ جانے پر کوہ آتشین کے خروج کا سبب ہوتا ہے - کہین سببون سے پہاڑون کا
بلند ہونا اور کف دست میدانون کا دھلس کر عمیق غارون کا بنجانا ہوتا رہا ہے اور آئندہ کو اب جہان غار
یا وادی ہین وہ بلند ہو جائینگے اور جہان پہاڑ ہین دھلس کر وادی یا غار یا آتش فشان پہاڑ بنجائین گے
اور سطح زمین اسی طرح کہین ناہموار کہین اونچا کہین نیچا ہوتا رہے گا جیسے آفتاب کی حرارت گھٹتی جاتی
ہے اسی طرح زمین کی اندرونی حرارت بھی انحطاط پر ہے - زمین کی حرارت ابتدا مین تیزابی کی حالت مین

انتہا میں آئی اور اب تنزل میں ہے کسی زمانۂ آیندہ میں ضعیف ہوکر مثل کُرہ قمر کے مُردہ ہو جائے گی زمین کے اضطراب سے جو ناہمواریاں تبدیلات سے ہوتی ہیں وہ زمین کے کُرہ ہونے میں خلل انداز نہیں ہوتیں جب اسکے محیط پر خیال کریں جو تخم ۲۴ ہزار میل کے قریب ہے اوس صورت میں ان غاروں اور پہاڑوں کی وہی مناسبت رہیگی جیسا نارنگی پر کھُردراپن نشیب و فراز کی نسبت ہی اسلئے کُرہ زمین کی گولائی کی تشبیہ نارنگی سے دیتے ہیں۔

اسکے علاوہ محوری گردش سے قطبین پر کچھ زمین دبی ہوئی ہے اور خطِ استواء سے اوسیقدر اُٹھی ہوئی ہے کُرہ قمر کُرہ زمین سے بہت چھوٹا ہے یعنی قُطر چاند کا قریب ۲۱ سو میل کے اور قُطر زمین کا قریب ۸ ہزار میل کے ہے جنکے مابین نسبت ایسی ہے جیسے ۲۱ کی نسبت ۸۰ کی طرف ہو سو باوجود اس قدر چھوٹے ہونے کے بہ نسبت زمین کے زیادہ ناہموار ہے۔

چاند کے پہاڑوں کی بلندی اور غاروں کی پستی زمین کے پہاڑوں اور غاروں سے بڑھ کر ہے اسی مغاک اور شبستان سے انعکاس نور بخوبی نہیں ہوتا اسلئے اوسکی سطح پر داغ دکھائی دیتے ہیں سو وہ باوجود اس قدر ناہموار ہونے کے بھی ہم کو گول نظر آتا ہے اگرچہ ہم اوسکے دوسری طرف کو نہیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ دیکھنے کا یہ سبب ہے کہ چاند اپنے محور پر اوسی زمانہ میں ایک دَورہ کرتا ہے جس عرصہ میں اپنے مدار پر زمین کے گرد یکبار پھرتا ہے زمین کی سطح جو زیادہ پانی اور کم خشکی سے نمایاں ہے مختلف حرارت ایک سال میں سورج کی پاتا ہے یکسان حرارت اوسکو نہیں ملتی اسکی وجہ یہ ہے کہ زمین کا محور زمین کے مدار کی سطح پر ترچھا واقع ہے کیسلئے کہ وہ اگر ہم سطح ہوتا تو نصف کُرہ زمین پر گرمیوں میں کئی ہفتہ تک رات نہوا کرتی اور سردیوں میں کئی ہفتہ تک دن نہوتا۔ اور جو محور سطح مدار پر عمود ہوتا تو موسم کا اختلاف اور دن رات کی کمی بیشی نہوا کرتی جبکہ یہ دونو صورتیں واقع نہیں ہوتیں اسلئے وہ ترچھا واقع ہے اور ترچھے ہونے کے سبب ۵ منطقوں پر کمی و بیشی کی وجہ سے گرمی سردی کا اثر یکسان نہیں ہی بدلتا رہتا ہے۔

چنانچہ اول منطقہ حارّہ ہے جو زمین کا وسطی حصہ خطِ استوا کے شمال و جنوب ۲۳ درجہ میل کلی راس السرطان اور راس الجدی کے مابین ۳۲ سو میل کے فاصلہ میں ہے۔ اور دوسرے ۲ منطقہ باردہ ہیں جہان کا سمندر بھی سردی کے سبب برف کی سطح بن رہا ہے جو ہر ایک قطبین سے ۱۶۰۰ سو میل تک پھیلا ہوا ہے اور ۲ منطقے معتدلہ ہیں جن میں ایک ایک کا فاصلہ تین تین ہزار میل مابین راس السرطان اور دائرۂ قطب شمالی اور اسیقدر راس الجدی اور دائرۂ قطب جنوبی کے واقع ہے۔ یہ پانچوں منطقے کمی و بیشی حرارت سے اپنی حدود میں اجسام نامیہ کی عجیب و غریب کیفیتوں کے منظر ہیں۔ اور کچھ یہی وجہ اختلاف حرارت کی

نہین ہے جو خطِ استوا کے قریب ہو وہی گرم ہو - اور جو اوس سے بعید ہو وہ سرد - بلکہ حرارت کی کمی بیشی
مقاموں کی بلندی اور پستی پر بھی منحصر ہے یعنی جو سطحین سمندر سے زیادہ بلند ہین وہ بہ نسبت اونکے جو کم
بلند ہین زیادہ سرد ہین اس لیے کہ آفتاب کی شعاعین جو ہوا مین ہوکر گزرتی ہین اونسے کچھ ہوا بھی گرم
ہو جاتی ہے - اور سطحِ زمین سے جو گرمی منعکس ہوتی ہے وہ زیادہ گرمی ہوا کے سبب ہوتی ہے -
اور جسقدر بلندی ہوگی ہوا کے لطیف ہونے سے حرارت اوس مین مخلوط نہو گی چنانچہ خطِ استوا پر جو
پہاڑ تین میل بلند ہین وہ ہمیشہ برف سے ڈھکے رہینگے اور جو کہ خطِ استوا پر گرمی زیادہ ہوتی ہے وہان
بخارات سمندر سے زیادہ اوٹھتے ہین - اسلیئے وہان کا پانی بہ نسبت سرد ملکون کے سمندر کے جہان کم
بخارات اوٹھتے ہین زیادہ بھاری ہوگا - اس صورت مین سمندر کے پانی کی مختلف دو حصے ہوگئے - ایک
ہلکا دوسرا بھاری لہذا اونکے آپس کے ملنے سے حرکت پیدا ہو کر کل پانی کو ہلا دیگی یعنی بھاری اور گرم
پانی سرد ملکون کی طرف جائیگا اور ہلکا اور سرد پانی خطِ استوا کے گرم ملکون کی طرف چلا آئیگا -
اسی طرح ہوا کی رفتار اور سمندر کا جزر و مد اور ابر کا ہونا یا نہونا اور میدانون کا سبزہ زار یا ہموار ہونا بھی گرمی
سردی پہونچانے کا باعث ہے - قدرت نے کیا کیا طریقے گرمی سردی کے پہونچانے کے رکھے ہین - اجسامِ
نامیہ مین نباتات اور حیوانات ہین - انمین سے نباتات خطِ استوا مین جو بڑے بڑے پائے جاتے ہین وہ معتدلہ
مین کم اور چھوٹے اور قطبین پر رفتہ رفتہ نہایت کم اور چھوٹے ہوتے ہوتے بالکل نہین ہین
یہی حالت پہاڑون کی روئیدگی کی ہے جنکی چوٹیان برف سے ڈھکی رہتی ہین - گویا پائین کوہ بمنزلہ
خطِ استوا اور کمر کوہ مثل منطقہ معتدلہ اور سر کوہ مانند منطقہ باردہ کے ہے - اگر کسی بلند پہاڑ پر چڑھین
تو بھی نباتات مین اسی قسم کا تفاوت پایا جاتا ہے -
چنانچہ کوہ ہمالیہ کے دامن مین اضلاع حارہ کے درخت پائے جاتے ہین اور درجہ بدرجہ زیادہ بلندی پر اضلاع
معتدلہ و باردہ کے سے پودے دیکھنے مین آتے ہین یہان تک کہ نہایت بلندی پر ایسے ٹیلے دکھائی
دیتے ہین جو برف سے ہمیشہ پوشیدہ رہتے ہین اور وہان کسی قسم کی روئیدگی نہین ہوتی گرم ملکون
مین جو خطِ استوا کے قریب ہین طرح طرح کے خوشرنگ اور بڑے بڑے درخت ہوتے ہین لیکن
جس قدر ہم اضلاع قطبیہ کی طرف جاتے ہین اوسی قدر درخت اور پودے کم اور چھوٹے نظر آتے ہین وہی
پودے جنکا قد منطقہ معتدلہ مین چھوٹا ہوتا ہے منطقہ حارہ مین خاصے بڑے درخت پائے جاتے ہین -
اور جو پودے منطقہ معتدلہ مین بڑے درخت ہین قطب کے قریب چھوٹے ہوتے ہین - منطقہ حارہ مین
پھولون کے درخت قد آدم سے زیادہ ہوتے ہین اور منطقہ معتدلہ مین قدِ آدم - اور قطب کے قریب

زمین سے کچھ ہی اونچے ہوتے ہین -
ماحصل کلام یہ ہے کہ منطقہ حارّہ مین درخت کثرت سے اوگتے اور سرعت سے بڑھتے ہین اور وہان
سے قطبین کی طرف درختون کی قسمین بتدریج کم اور قد چھوٹے ہوتے جاتے ہین خط استوا سے
قطبون تک نباتات کے لحاظ سے ۸ منطقے ہین چنانچہ نصف کرہ شمالی کی تقسیم بیان آئندہ سے ظاہر ہے
اوّل منطقہ متصل خط استوا - اس مین کھجور - ناریل - کیلے - لونگ - الائچی وغیرہ مصالحہ کے درخت اور
تین اور اسی قسم کی چیزین ہوتی ہین -
دوم - وہ منطقہ جو خط سرطان کے قریب واقع ہے اس مین انجیر - نیشکر - چانول - باجرہ - جوار - روئی -
وغیرہ پیدا ہوتی ہے -
سوم منطقہ متصل خط سرطان - اس مین زیتون - چاء - چانول - جوار - باجرہ - روئی وغیرہ ہوتی ہے -
چہارم - وہ منطقہ جو خط سرطان سے شمال کی طرف منطقہ معتدلہ کے گرم حصہ مین واقع ہے - اس مین وہ
درخت ہوتے ہین جو ہمیشہ سرسبز رہتے ہین - اور انکے علاوہ گندم - انگور - مکئی - بادام - اخروٹ وغیرہ
ہوتے ہین -
پنجم منطقہ معتدلہ کا سرد حصہ - اس مین وہ اناج اور درخت ہوتے ہین جو سرد ملکون مین بکثرت پائے جاتے ہین -
ششم منطقہ متصل دائرہ قطبی - اس مین صنوبر - اور بید - اور کچھ جو بھی پیدا ہوتے ہین -
ہفتم وہ منطقہ جو قطب کے قریب واقع ہے - اس مین کئی قسم کے پہاڑی پھول اور نرم خوشنما گھاس
پیدا ہوتی ہے -
ہشتم منطقہ قطبیہ - جہان درخت کا نام بھی نہین ہے -
یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ نباتات کی پیدائش حرارت کی کمی زیادتی پر منحصر ہے مگر حرارت بھی
مختلف مقامات مین موسم کے تغیر و تبدل کے سبب سے متفاوت ہوتی ہے بعض ملکون مین گرمیون
مین گرمی بہت ہوتی ہے اور سردیون مین سردی شدت سے پڑتی ہے - اور بعض ملکون مین نہ گرمی
مین زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ سردی مین زیادہ سردی ہوتی ہے بعض درخت زیادہ سردی کے متحمل نہین ہوتے
اور بعض زیادہ سردی کی برداشت کرسکتے ہین اور گرمی مین بھی اونکے واسطے زیادہ گرمی چاہئیے -
رطوبت کے تفاوت سے بھی درختون پر وہی اثر ہوتا ہے جو گرمی کے اختلاف سے ہوتا ہے بہت سے
درخت مرطوب ملک مین نہین ہوتے اور بہت سے خشک ملک مین نہین پائے جاتے - درخت زمین
پر قائم ہین اور غذا کچھ تو زمین سے حاصل کرتے ہین اور اکثر ہوا سے - اور زیادہ تر ایک قسم کی زہریلی ہوا سے

جو تمام جانداروں کے دم لینے سے نکلکر عام ہوا مین مل جاتی ہے۔ اگر یہ زہریلی ہوا عام سطح جہان کی ہوا مین جمع ہوتی جاتی تو تمام حیوانات مرجاتے لیکن حکیم مطلق نے اپنی قدرت کاملہ سے ایسا انتظام کیا ہے کہ یہ شے حیوانات کو ضرر پہونچانا تو کیا بلکہ ایک طرح سے اونکی زندگانی کا سبب ہوتی ہے کیونکہ تمام نباتات اس سے غذا پاتے ہین اسکا اثر اس طرح معائنہ کیا جاتا ہے کہ پانی مین چونا گھولین اور اوس پانی کو نتھار کر ایک آبخورہ مین بھر کر نلی کے ذریعہ سے سانس کی زہریلی ہوا اوس مین پہونچادین تو وہ پانی زہر کے اثر سے دودھ یا چھاچھ کی مانند ہونے سے اس زہریلی ہوا کا اثر ظاہر کریگا۔

اگر کسی آدمی کو تازہ ہوا بجز اس زہریلی ہوا کے نہ ملے تو غالباً چند منٹ مین وہ آدمی مرجاوے مثلاً دو آدمی ایک نلی سے ایک کا سانس دوسرا لے یعنی جبکا سانس باہر آئے اوسی دوسرا اندر لے۔ اسی طرح سے اسکا برآمدہ سانس اوسکا فرو رفتہ ہو۔ بجز اس دم کی ہوا کے دوسری ہوا اونکے استعمال میں نہ آئے تو وہ دونو گھٹ کر تھوڑی دیر مین مرجاینگے۔

یہ زہریلی ہوا شہرون اور بستیون سے جہان جاندارون کے سانس لینے اور ہر قسم کی چیزون کے جلنے سڑنے اور بسنے سے بکثرت پیدا ہوتی ہے ہوا کے ساتھ مل کر دور دور تک جنگلون مین پہونچ جاتی ہے اور وہان درختون کے پتّے اوسکو جذب کرکے غذا پاتے ہین۔ اور پتّے پھول پھل اور تنہ اسی سے بنتے ہین۔ یہ زہریلی ہوا نہوتی تو درخت پیدا نہوتے اور درخت پیدا نہوتے تو جاندار کیا کھاکر جیتے۔ پتھر کے کوئلے بھی جو اب جلانے کے کام مین آتے ہین زمانۂ سابق مین پودے تھے جو اسی زہریلی ہوا سے بنے تھے اور آیندہ پھر ایسی ہی زہریلی ہوا بن کر پودون کے اجسام بن جائینگے۔ اور یہی دور جاری رہیگا۔

جو نباتات انسان کے واسطے فائدہ مند ہین وہ تین قسم کے ہین۔ اوّل جو کھانے کے کام مین آتی ہین۔ دوم جنسے کپڑا بنتا ہے۔ سوم بن کے درخت۔ قسم اوّل تین طرح ہین۔ اوّل اناج۔ دوسری میوہ۔ سوم جڑین۔ اور بہت سے نباتات صحت بخش دوائین ہین۔ اور بہت سے زہر اور بہتون سے عطر بنتا ہے۔ اور کئی پودون سے طرح بطرح کے رنگ حاصل ہوتے ہین۔

نباتات مذکر۔ مونث ہوتے ہین جنسے دوسرے نباتات کی پیدایش ہوتی ہے۔ چونکہ وہ نقل مکانی نہین کرتے۔ اس لیئے مذکر کا مادّہ منی جو پھولون مین ہوتا ہے۔ مونث مین پہونچانے کے لئے قدرت نے کئی طریق رکھے ہین۔ اون مین سے ایک ہوا ہے جو مادّہ مذکر کا مونث مین پہونچاتی ہے دوسرے مذکر روئیدگی کے پھولون پھلون پر جو جانور بیٹھتے ہین وہ اپنے پیرون کی ساتھ اجزاء مادہ

منی کو مونث درخت مین پہونچاتے ہین تتیے ایک کا دوسرے پر جھکاؤ یا اتصال سبب پہونچنے مادہ
کا ہوتا ہے جس سے پیدائش نباتات کی ہوتی ہے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے نباتات سی پیدائش
نہین ہوتی۔ اس صورت مین ایسے نباتات کو مخنث سمجھنا چاہیئے۔

پس نباتات بھی مثل حیوانات کے تین طرح پر ہین مذکر مونث۔ اور مخنث جس طرح حیوانات
عجیب الخلقت پیدا ہوتے ہین اسی طرح نباتات بھی پیدا ہوتے ہین۔ اور ایسی صنعتون سی نباتات
مین نئے نئے رنگ کے پھول اسی اصول کے واقفیت سے پیدا کیئے جاتے ہین۔ گلاب وغیرہ ہزارون
قسم کے موجود ہین جو کرۂ زمین پر اکثر فطرتی اور بعض بعض مصنوعی طریقون سے فطرتی ورنہ بہار دکھا رہے ہین
حیوانات کی غذا نباتات ہے یا وہ حیوانات جو نباتات سی پلتے ہین اس لیئے دنیا کے گرم اضلاع مین
جہان نباتات بہت سی قسم کے ہوتے ہین۔ حیوانات کی بھی قسمین زیادہ پائی جاتی ہین اگرچہ
نباتات کی نسبت حیوانات کو انتقال مکانی کی قدرت زیادہ ہے تو بھی ہر جانور ایک خاص ملک مین پایا جاتا ہے
یہ بھی مشاہدہ ہوا ہے کہ ہر جانور کی ایک خاص خوراک ہوتی ہے اور ہر قسم کے ہر ایک جانور کو اسکی
پیدائش اور پوشاک کی وجہ سے ایک خاص ولایت کی آب و ہوا موافق ہوتی ہے مثلاً شمالی ہرن کو جو منطقہ
باردہ مین پیدا ہوتا ہے۔ گرمی بالکل موافق نہین اور اونٹ کو جو ریگستان مین ہوتا ہے سردی اور
تری کی برداشت نہین۔ جن جانورون کی غذا کیڑے اور پھل اور بیج ہین وہ یا تو ایسے مقامات مین
پیدا ہوتے ہین جہان ان چیزون کی بارہ مہینے کثرت رہتی ہے۔ یا ابابیل کی طرح نقل مکانی کرتے ہین
یعنی جاڑون مین ایک ملک مین اور گرمیون مین دوسرے ملک مین رہتے ہین یا چمگادڑ کی طرح
موسم سرما مین سویا ہی کرتے ہین۔

اکثر اوقات دریا اور بحیرے اور بحر اور سلسلہ کوہ اور رن اور صحرا وغیرہ بھی جانورون کو ایک ملک سے
دوسرے ملک مین جانے کے مانع یا باعث ہوتے ہین مثلاً کوہ ہمالیہ و صحراء ایران و عرب و افریقہ
ہاتھی کے لیئے حد شمالی ہے یعنی شمال کی طرف ہاتھی آگے نہین بڑھ سکتا۔ اللہ تعالے نے اپنی حکمت
بالغہ سے ایسا انتظام کیا ہے کہ اہلی جانور بہت سے ملکون مین ہوتے ہین۔ اور ہر قسم کی آب و ہوا
مین اپنا گزارہ کر لیتے ہین مثلاً کتا۔ گھوڑا۔ گائے۔ بھیڑ۔ کبوتر۔ مرغی۔ بطخ وغیرہ سب ملکون مین خواہ
گرم ہو یا سرد پائے جاتے ہین۔ پہاڑون پر جس قدر بلندی تک آدمی پہونچتا ہے اور سطح زمین
پر جتنی دور قطب کی طرف جاتا ہے۔ جانور اس سے پرے تک پائے گئے ہین۔ ایسے مقامات پر جانورون
کی کمی ہین تو شک نہین مگر کوئی انسان یہ نہین کہہ سکتا کہ مین ایسی جگہ گیا ہون جس کے پرے جانور

نہ تھے۔ بحر شمالی میں برندبحری اور اسپ دریائی اور ویل مچھلی اور قطبی ریچھ ایسے مقام پر دیکھے گئے ہیں جہاں انسان ہرگز نہیں رہ سکتا۔ جیسے نباتات کی شاخیں اور تنہ کاٹ ڈالنے سے وہ پھر نمویانی ہیں یہی حالت اکثر حیوانات کی بھی ہے کہ بعض اعضا کے توڑ ڈالنے یا کاٹ ڈالنے کی حالت میں پھر باہستگی اعضا پیدا ہوجاتے ہیں۔ انسان عضو ماؤف کی تکلیف سے سخت متالم ہوتا ہے دوسرے حیوانات اس بےچینی سے محفوظ ہیں اور بعض حیوانات کو ایسے صدمون کا خیال تک نہیں۔ اقسام چھپکلی۔ گرگٹ۔ بامنی کی دم چلتے ہوئے ٹوٹ جاتی ہے۔ وہ اصلی چال چلے جاتے ہیں گویا کچھ تکلیف ہی نہیں ہوتی اور چند روز میں دُم آجاتی ہے۔ آدمی کانٹا لگنے سے گھبرا جاتا ہے۔ بعضے کیڑون کے دو ٹکڑے کردیتے ہیں پھر وہ اصلی صورت چند روز میں پالیتے ہیں۔ ٹڈی۔ گائے بھینس وغیرہ کا پاؤن ٹوٹ جائے اوسی وقت وہ تین پاؤن سے چارہ چرنے رہینگے۔ انسان کو ایسے صدمون سے غشی طاری ہوتی ہے۔ ہوش آنے پر ایک جگہ پڑے ہوئے کراہتے ہیں۔ انسان کو جو درد و الم زخم پہونچنے یا عضو ٹوٹنے یا کاٹنے میں ہوتا ہے ویسا حیوانات کو نہ ہونے کا سبب انسانی عقل اور سمجھ ہے جسکی وجہ سے وہ ایسے صدمون میں دردناک ہے۔ تاہم اگر آدمی کو اچانک زخم پہونچے تو چنداں درد نہیں معلوم ہوتا جب زخم پر خیال ہوگا تب درد محسوس ہوگا۔

انسانون میں بہ نسبت دیگر حیوانون کے زیادہ سمجھ ہے اس لیئے وہ ایسے حادثون سے برخلاف حیوانون کے اقسام رنج سے مکلف ہیں۔ یہان سمجھ سے خاص انسانون کی دانشمندی یا بعض جانورون کی زیرکی مُراد نہیں بلکہ اس سے وہ مُراد ہے جو سوائے افراد انسان کے اور کسی مخلوقات کو نہیں دی گئی حیوانات اور نباتات دونو جاندار ہیں ان دونو میں فرق یہ ہے کہ حیوانات کے معدہ ہوتا ہے نباتات کے نہیں ہوتا نہ یہ نقل مکانی کرتے ہیں مگر مثل حیوانات کے دم لیتے ہیں جیسے حیوانات کا دم حیوانات کے واسطے مضر ہے ویسے نباتات کا دم نباتات کے لیئے مُضر ہے۔ اسی باعث بڑے درخت کے نیچے اکثر چھوٹے درخت مُرجھائے رہتے ہیں کس لیئے کہ تازہ ہوا اون کو میسر نہیں آتی ہے۔ اسی طرح گنجان آبادیون میں حیوانات کی حالت ہے۔ حیوانات کے دم کی زہریلی ہوا نباتات کو جو بذریعہ پتون کے جذب ہوتی ہے۔ مفید خوراک ہے۔ اسی طرح نباتات کی سانس حیوانات کو بذریعہ تنفس اعتدال کی حالت میں مفید ہے۔

قبل تخلیق بنی آدم اون لاکھون نباتات اور حیوانات سے کرہ زمین آباد تھا جو اب تبدیلات سے ویسے نہیں پائے جاتے اون میں اشتے نمونہ از خروارے) سے بعض کے ڈھانچے جو غارون اور پہاڑون میں آج ملتے ہیں اون سے اونکی شکل وصورت وطرز معیشت کچھ کچھ دریافت کی گئی ہے۔

ابتدا ے زمانۂ پیدایش حیوانات کی تقدیم اور تاخیر اور تبدیل کے سلسلہ مضامین انسان کی دریافت کا عقدۃ لاینحل ہے۔ مذہبی اقوال اس بارہ مین جو ہر ایک مذہب والے نے تسلیم کر رکھے ہین منقولی ہین مدلل اور معقولی نہین۔ وہ بالعوض دلیل لانے کے ایسا کہتے ہین بیت پاے رسند لالبیان ہین بودے پاے چوبین سخت لیے تمکین بود۔ اگرچہ وہی اس مین بوجہ مختلف روایتون کے اختلاف بھی کرتے ہین۔ چنانچہ فارسیون کی ایک روایت کے بموجب ابتداے آفرینش انسان قریب ایک لاکھ ۸۵ ہزار برس کے ہے اور اہل ہنود کے نزدیک چار جگ یعنی ست جگ۔ ترتیا۔ دواپر۔ کلجگ کے عرصہ کا دورہ ۴ لاکھ ۳۲ ہزار برس کا قرار دیا ہے۔ اور ایسے دورے ۲۷ ہو چکے ہین جس کی میعاد ۱۱۶۶۴۰۰۰۰ برس کی گزر گئی ہے۔ اب اٹھائیسوان [۲۸] دورہ کلجگ کے ختم ہونے پر تمام ہوگا پھر اونتیسوین [۲۹] دورہ کا آغاز ست جگ سے ہوگا اور اسی طرح سلسلہ چلا جائیگا۔

جین والے کہتے ہین کہ ۲۴ تھنکر زمانہ ماضی مین ۲۴ زمانہ حال مین اور ۲۴ استقبال مین وقتہً فوقتہً ہوئے اور ہونگے۔ منجملہ ان ۲۴ کے ایک ایک دیو مین جنکی عمر ۵۹۲۷۵۴۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ برس کی بیان کی گئی ہے۔ تقریباً اسی انداز پر اورون کی عمر تصور کرنا چاہیئے۔ اور ان ۲۴ مین سے ہر ایک کے بعد دوسرا لگاتار نہین ہوا بلکہ ایک تھنکر کی رحلت کرنے پر بہت ہی زیادہ سے زیادہ عرصہ مین دوسرا پیدا ہوا اور ان تھنکرون کے زمانہ سے پہلے لمبے قد کے ہمشکل آدمیون کی ایک مخلوق تھی جن کو جگلیہ کہتے ہین اس صورت مین ابتداء زمانۂ انسان کے دریافت کرنے کے لیئے ایسا حوض کھودین جو چالیس ۴ میل طول اور اسی قدر عرض اور عمق مین ہو اور پھر اوسے باریک اون یعنی پشم کے جزو لایتجزی کے برابر ذرات کاٹ کر یا تھیون کے پھیرلنے سے دبا دبا کر بھرین جب وہ بالکل بھر جائے تب اونکا شمار اوس مدت دراز کو بتائیگا جو انسانون کے زمانۂ ابتدائی کی ہے۔

اسی طرح بودھ کے فرقوں متقدمین کی روایتین ہین۔ چنانچہ برہما والون کا قول ہے کہ ہمارے اگلے بزرگون کی عمرین بہت دراز ہوتی تھین اون مین سے ایک ایک کی عمر کے برس اس قدر ہوتی تھی جسقدر تین برس مین آسمان سے بارش کی بوندین تمام زمین پر گرتی ہین۔

یہودیون اور نصرانیون اور مسلمانون مین اصح روایت سے آدم علیہ السلام سے انسانی نسل کا ہونا لکھا ہے جس کو عرصہ تقریباً سوا سات ہزار برس کا ہوتا ہے مگر طوفان نوح علیہ السلام کے پہلے کا حال مبہم ہے۔ فلاسفر حیوان مطلق سے حیوان ناطق کی ابتدا کی کوئی تاریخ قرار نہین دیتے اون کے نزدیک ایسا تسلیم کیا گیا ہے کہ انسان کی نسل اوصاف جسمانی کی بناوٹ مین سب سے بڑے دودھ پینے

والے جانوروں مین سے ہے جس کی پشت کی ہڈی اور ہر ایک بناوٹ کی کیفیت مین بہت ہی قریب بڑے جانوروں سے کم فرق کے ساتھ تعلق ظاہر ہوتا ہے اوس کی خوراک اور اوس کا ہضم ہونا اوسکا خون اوس کا دَوران اور اوسکا سانس لینا اور نقشۂ اعصاب او ہیجان طبیعت اوسکے بڑھنے کا طریقہ ویساہی ہے جیسے کہ اون جانوروں کا جو اپنی بناوٹ مین بڑے ہین جیسے نباتات مین سے پیدا ہوئے اسی طرح حیوانات مین سے انسان ہوا۔ ایسا خیال ہے کہ حیوانون کی مختلف نوع کی جنتی سے بندرا اور بندر سے وہ بے دُم بندر جسے بن مانس کہتے ہین جو انسان سے زیادہ مشابہ ہے پیدا ہوا ہے اور اوسنے انسان کا ظہور ہوا۔

ابتدا مین انسان مثل حیوانون کے تھا لیکن اوسکی عقل نے مدنی الطبع ہونے سے تجربہ کے ذریعہ حاجت اور ضرورت کی کوشش سے رفتہ رفتہ اپنے تئین اِس موجودہ حالت کو پہونچایا۔ مادیات مین ذی حیات کی کثرت سے پیدائش اور اونکا تغیر و تبدل مختلف ازمنہ اور امکنہ مین تعجب انگیز ہے۔

تمام قسم کی چیزین اور عام اجسام نامیہ کے گلنے اور سڑنے اور پسینے سے تھوڑے عرصہ مین کثرت سے اونمین کیڑے پیدا ہو جاتے ہین اور باعتبار وقت اور جگہ کے اونکی صورتین بدلتی رہتی ہین۔

عرق مدنی جسے نارو کہتے ہین جو نہایت چھوٹا کیڑا ہے جسم انسان مین کسی طرح سے چلے جانے پیدا ازدشت کی مانند ہو جاتا ہے اور اوسکے اندر بے شمار کیڑے خوردبین سے نظر آتے ہین۔

مکھی کے انڈے مختلف جگہون مین مختلف شکل کے بچے نکالتے ہین اگر مکھی زخم مین انڈے دے تو کیڑے پیدا ہو جاتے ہین جن کو مکھی سے کچھ مناسبت نہین۔ اور جو درختون کے پتون پر انڈے دے اوس سے لٹ اور اِلّیان پیدا ہو کر کچھ عرصے مین رنگ برنگ کی تتلیان بن جاتی ہین جنکے ایک ایک پر کے اوپر لاکھ لاکھ دیولیان بذریعہ خوردبین کے نظر آتی ہین جو وہ مکھیون سے کسی صورت مین ہم شکل اور ہم اعضا نہین ہوتین اور بعض جگہ اوسنے وہی مکھیان پیدا ہوتی ہین پھر ان حالتون پر ہی منحصر نہین بلکہ عجیب و غریب شکلین اور صورتین وقتاً فوقتاً یہی بدلتی رہتی ہین۔

اس قسم کے کیڑے مکوڑے کی ذاتی اور صفاتی تبدیلیان نہایت درجہ حیرت بخش ہین۔ مین نے ایک کیڑا ایک انچھ لمبا شہتوت کے نیگلے کے نیچے چولائی کے پتے سے اوٹھا کر امتحاناً شہتوت کے پتے پر لاکر ٹین کی ڈبیا مین ڈال دیا کچھ عرصہ مین جسکی میعاد صحیح طور سے یاد نہین اوسے دیکھا اوسکے دونو بازو چپکتے ہوئے دیکھے پھر کچھ عرصہ بعد کھولنے پر وہ خوبصورت تتلی بن گیا تھا جو اوڑ گیا۔

ایک مکان مین مکین کی شناسائی سے جانا ہوا۔ طاق مین بیضۂ مرغ رکھا دیکھا۔ مین نے وہان

رکھنے کا سبب دریافت کیا۔ زیادہ تر اس لیے کہ وہ حیوانات نہ کھاتا تھا۔ اوس نے اوس کا حال ظاہر کرنے سے انکار کیا لیکن سابق کی بے تکلفی اور اس یقین سے کہ میرا نام ظاہر نہ ہوگا۔ بیان کیا کہ ایک عورت سے مجھکو نہایت اُنس ہے اور وسکو بالکل رغبت نہین۔ فلان بزرگ نے تجویز بتائی کہ اگر آپ اشٹت یعنی مینی انڈے مین سفیدی نکال کر مع تعویذ داخل کر مدخل پر چھیلکا رکھکر چکنی مٹی سے بند کرکے محفوظ جگہ مین ۴۰ دن رکھا جاوے۔ ازان بعد اوس مین سے کچھ کسی طرح محبوب کو کھلادے وہ مطیع و منقاد ہو جائیگا۔ پس کل چالیس دن ہو چکے ہین استعمال باقی ہے۔ مین نے کہا یہ بالکل لغو ہے۔ اس سے کچھ نہین ہوتا۔ علاوہ تمھارے مذہب سے مخالف ہونے کے ایسی باتین خلاف تہذیب اور انسانیت سے بعید ہین۔ آیندہ کبھی نہ کرین اوس نے صحن مکان مین اوسے ڈالدیا وہ ٹوٹ گیا مین نے قریب جاکر اوسے دیکھا اوس مین گھُن کی شکل کے بہت سے جانور مُردہ نظر آئے اور چند کیڑے مُردہ نئی شکل کے اور تھے جو اونسے نہ ملتے تھے۔

آب اشٹت انسان کے ہر قطرہ مین ہزارون کیڑے دُمدار جیسے کیچوے ہوتے ہین موجود ہین جو بذریعہ خوردبین کے نظر آتے ہین۔

جماع کی حالت مین کوئی کیڑا رہ جاتا ہے اور نہائی خصیون سے اپنی غذا حاصل کرکے اس انسانی شکل مین تبدیل پاتا ہے۔

خچر ہمشکل اسپ و خر کے نہین ہے اگرچہ اونھین سے پیدا ہوا ہے۔ بعض حالت مین حیوانات سے عجیب الخلقت کا ہونا عیان ہے لیکن وہ عمر طبیعی نہین پاتے۔ اور کئی سببون سے جلد مرجاتے ہین اگر اون سببون مین کسی اصلاح کی تبدیلی واقع ہو تو انوکھی قسم کے حیوانون کا وجود بھر ظہور پکڑے اور حیوانات مین بعضے حیوان مخنث ہین جنکی نسل نہین چلتی۔

پس نباتات اور حیوانات کا مذکر اور مونث کے علاوہ مخنث ہونا بھی منجملہ تخلیق عجیب الخلقت کے ایک قسم ہے۔ حیوانات اور نباتات کی اقسام جو کثرت سے ہین وہ اسیطرح زمین پر پیدا ہوکر موجود ہوتے ہین۔ اور پھر نہ معلوم آیندہ زمانہ مین کیا کیا تبدیلات اور تغیرات سے کیسی کیسی مخلوق ہونگی۔

ایک پانی کے قطرے مین جو خوردبین سے دیکھا جاوے بے شمار جانور معلوم ہوتے ہین۔ ایک عالم نے ۱۰ سو ہزار جانورون کا تخمینہ ایک قطرے پانی مین کیا۔ یہ جانور ایک قسم کے نہین ہین۔ مختلف اقسام کی ہین۔ اوس قطرے کے بڑے جانور چھوٹے جانورون کو کھاتے ہین۔ جیسے سمندر یا دریا مین چھوٹے جانور بڑے جانورون کی غذا ہین۔

اسی طرح ریت کے چھوٹے ذرے کا حال ہے۔ اور اگر کائی کے نہایت چھوٹے ریزہ کو دیکھا

جائے تو اوس مین صدہا قسم کی روئیدگی نظر آتی ہے۔ جو ایک دوسرے کے مغایر ہے کیونکہ وہ
روئیدگی جانورون سے بھری ہوئی ہے جنکی آپس مین شکل و صورت نہین ملتی گویا وہ قطرہ
بمنزلہ سمندر کے اور وہ ریت کا ذرہ بمنزلہ پہاڑ کے اور وہ کائی کا چھوٹا ذرہ بمنزلہ ایک سبزہ زار جنگل کے
ہے جس مین ہزارہا قسم کے اجسام نامیہ ہین۔

یہ حالت کرۂ زمین کی ذرہ سے لیکر پہاڑ تک اور قطرے سے لیکر بحر محیط تک اور کائی کے ریزہ
سے لیکر وسیع میدان سبزہ زار تک کی ہے۔ پھر اسی پر خیال کرنا چاہیے کہ خالق کائنات نے زمین
کی مانند یا اوس سے ہزارون بلکہ لاکھون کروڑون درجے بڑے بڑے اجسام اس خلاء نامتناہی
الابعاد مین بے حد و بے حد پیدا کیئے ہین اونمین کیا کیا کچھ عجائب و غرائب خلق کیئے ہونگے۔

اجسام نامیہ کے بے شمار اجناس ہین سے جنس واحد کے بہت سے انواع ہین۔ اور انواع مین سے ایک
نوع کی بے شمار اصناف ہین۔ اور اصناف مین سے ایک صنف کی بے حد افراد ہین جن مین سے ہر ایک
فرد مین بھی داخلاً و خارجاً اجسام نامیہ موجود ہین وہ فرد اون اجسام کے لیئے بمنزلہ کرۂ زمین کے ہے
بلکہ کرۂ زمین سے زیادہ کیس لیئے کہ کرہ زمین کی بالائی سطح ہی اجسام نامیہ سے آباد ہے۔ اوس
کے اندر آبادی اجسام نامیہ کی نہین پائی جاتی بخلاف اس فرد کے جو بیرونی اور اندرونی اجناس نامیہ
بے شمار سے پر ہے۔ اور بڑی حیرت اوس وقت ہوتی ہے جب ان اندرونی اور بیرونی اجناس کے
فردمین افراد مین سے ایک فرد مین بھی بے تعداد اندرونی و بیرونی حیوانات موجود پائے جاتے ہین۔
اس کی بدیہی مثال مانند عرق مدنی کے یہ ہے کہ آدمی وغیرہ بڑی قسم کے جانورون کے پیٹ مین کیڑے
پڑ جاتے ہین وہ کئی قسم کے ہوتے ہین۔ ان مین جو لمبے ہوتے ہین جنھین حیّات کہتے ہین اون کے
اندر بے شمار کیڑے بھرے ہوئے ہین۔ بظاہر موجودات کے مقابلہ مین نظام شمسی کی کائنات کی بساط
نہایت اقل درجہ مین ہے اور نظام شمسی کی زمین کی نسبت یہی حالت ہے اور زمین کی بہ نسبت
جمادات مثل کرہ وغیرہ اجسام کے اور اونکی بہ نسبت نباتات کے۔ اور نباتات کی بہ نسبت حیوانات
کے اور حیوانات کی بہ نسبت انسان کے اور انسان کی بہ نسبت (اوسکے افراد مین سے) زید کے اور زید کی نسبت
(اوسکے پیٹ کے کیڑون مین سے) ایک کیڑے کی اور کیڑے کی بہ نسبت (اوسکے اندرونی کیڑون مین سے) ایک
چھوٹے کیڑے کی کچھ بھی اصل اور وقعت نہین مگر باعتبار حقیقت اور ماہیت کے خدای تعالے جل شانہ کی
پیدائش مین داخل ہے۔ ان اقسام کے اجسام نامیہ مین سے نباتات کو کائی اور حیوانات کو کرم
کہتے ہین۔ نباتات کی جڑون۔ پیڑون۔ ٹہنیون۔ ڈالیون۔ پتون۔ پھولون۔ پھلون کو دیکھنے

ہین کہ جانور اون مین پیدا ہوتے ہین اور اونکو کھا جاتے ہین پھر اپنے انڈون اور بچّون کی کثرت سے کھانے کے سوا بگاڑ دیتے ہین جس سے وہ درخت مرجاتا ہے - اور بعضے کرم کسی جانور مین پیدا ہوتے ہین اور کسی دوسرے جانور مین جاکر بڑھتے ہین - گنہ (سعفہ) کالی کا یا کرم کا چھتہ ہے جس مین بہت سے نباتات اور حیوانات ہین -

تھمون مین بہت سے کیڑے ہوجاتے ہین - یہ چھوٹے کیڑے جن کو مقروبی کہنا چاہیئے - ہر شے مین اندر اور باہر موجود ہین - علاوہ انسانون کے حیوانات مین بھی بہت سے ہین - جانورون کے دماغ مین پیدا ہوجاتے ہین - جلد کے اندر بکثرت ہوتے ہین اون مین بعض بڑھ کر بڑے ہوجاتے ہین -

کاتک کے مہینے مین ایک دوست کے اصرار سے اوس کے شکار مین ساتھ تھا تین ہرن شکار ہوئے اونکی جلد نکالی زیر جلد بہت سے بڑے بڑے کیڑے ظاہر ہوئے -

کھیتون کو کیڑے برباد کردیتے ہین یہان تک کہ شہتیر اور پتھر کو کھا جاتے ہین جب کہ نباتات مثل حیوانات کے جاندار ہین - حیوانات متحرک ہین اور نباتات متحرک نہین - ان دونون کے درمیان تیسری قسم کے جانورون کو مقروبی کہتے ہین - مقروبی قد مین نہایت چھوٹے ہوتے ہین - یعنی چھوٹی چیونٹی کے قد مین ایک لاکھ سے سوا سما جاتے ہین اور باوجود اس کے جبکہ کہ اپنے تمام اعضاء رکھتے ہین اونکی رگون مین خون کا دَوران مثل عام حیوانات کے ہوتا ہے -

غور کرنا چاہیئے کہ جن اجزاے صغار سے اونکے اعضاء مرکب ہین وہ کس حد تک چھوٹے ہون گے اَجسام نامیہ کا گلنا - سڑنا - لُبنا - انھین مقروبیون کی کثرت سے ہوتا ہے اور اونکا توالد - تناسل اسی حالت مین اس زیادتی سے ہوتا ہے کہ ایک ساعت مین لاکھون کروڑون پیدا ہوجاتے ہین -

مقروبی کائنات مین علاوہ اَجسام نامیہ کے کثرت کے ساتھ پانی - زمین ہَوا - گرد غبار سب جگہ اور سب چیزون مین موجود ہین - تنفس یا ماکولات مشروبات کے ساتھ مسامات کی راہ سے حیوانات کے جسم کے اندر چلے جاتے ہین -

حیوانات مین جلد کے باہر جو کیڑے محسوس ہوتے ہین منجملہ اونکے جوئین بھی ہین اور جوئین حیوانات کی مختلف ہین - چنانچہ بھینس - گائے - اونٹ - مرغون اونکے بچّون اور دوسرے حیوانات کی طرح طرح کی شکل اور رنگ اور وضع کے کثرت سے ہوتے ہین -

ایک پارسی نے ایک بچہ گتے کا جو عمدہ نسل تھا دیا - وہ جوان ہونے پر کسی عارضہ سے ایسا بیمار

ہوا کہ آخر اوس سے چلا پھرا نہین جاتا تھا۔ اس حالت مین دوسرے دن اوسکے بدن کی جوئین
اس کثرت سے تمام مکان مین پھیلین کہ گویا صحن اور دالان اور کوٹھڑیان اور دری خانہ کی
دیوارین اون سے لیپ دی گئی ہون۔ یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہر لحظہ کس قدر زیادہ پیدا ہوئی گئین
جس سے اس قدر بہتات ہوئی جس کا کچھ ٹھکانا نہین۔ سب گھر والے مجبور ہو گئے۔ اوس کتے کو
پھنکوا دیا اور سب مکان قلعی سے دھلوایا۔

اسی قسم مین سپور۔ جوے۔ چیچڑی۔ کلیلہ وغیرہ بہت سی اقسام ہین۔

ایک چڑیا کا بچہ گھونسلے مین سے اوڑ کر میرے زانو پر آبیٹھا۔ تھوڑی دیر مین میرے بدن اور کپڑون
پر نہایت چھوٹے چھوٹے گلابی رنگ کے جانور کثرت سے دکھائی دیے جن کی گنتی نہین ہو سکتی تھی جلد جسم
پر پھیل جانے سے نہانا پڑا۔

ایک چڑیا سبز اور سرخ رنگ انار کے درخت کے نیچے پڑی ہوئی لوگ اوسکے خوشنما ہونے کے سبب
مجھے دکھانے لائے۔ مین نے ہاتھ مین لیکر اوسے دیکھا۔ اوس مین سے نہایت زیادہ جانور سرخ لیسو
کی طرح جو پرون مین نہایت سرعت کے ساتھ جسم پر دوڑتے تھے دکھائی دیئے اور میرے ہاتھ
پر فوراً بہت سے چڑھ گئے۔

ایک پنجرے مین لال کئی درجہ کے تھے۔ رات کو ایک اونمین سے مر گیا۔ صبح دیکھا تو اوس مین بہت
سے چھوٹے کیڑے تھے۔ غالباً اونکی کثرت سے مرا ہو۔

دریچہ خانہ مین ایک طاق تھا جس کے کھڑکی لگی تھی اوس مین مرغی انڈون پر بٹھائی گئی بچے نکلنے کے
بعد اوس مین جوئین نہایت چھوٹی جو بغور دیکھنے سے نظر آتی تھین۔ ان گنت پیدا ہوئین اور پھیلنے
لگین۔ تمام مکان مین پھیل جانے سے گھانس کے پولے جلانے سے ہلاک کی گئین۔

ان اقسام کے کیڑون مین پرندے بھی ہوتے ہین۔ جیسے اندرونی کیڑ نگرے (جسم انسانی مین ایک
ناسور ہوتا ہے جس کے اندر سے پتنگے نکل کر اوڑتے رہتے ہین) اور بیرونی مگس وغیرہ حیوانات مین
دیکھے گئے ہین۔ ایسے ہی اندرونی گولر وغیرہ کے اور بیرونی عام نباتات سے مشاہدے مین آئے۔

ایک پادری صاحب مجکو خوردبین سے مکھی کی آٹھ ہزار آنکھین دکھا رہے تھے منجملہ اون بہت سی آنکھون
کے ایک آنکھ کی پتلی مین پر بہوٹی (عروسک) کی مانند ایک جانور مجکو نظر آیا جو پتلی پر چڑھنا چاہتا تھا۔
اور پھسل کر گر پڑتا تھا پادری صاحب کو دکھایا اونھون نے کہا کہ مکھی کا سر کتنا چھوٹا ہے اس سے
کم محدود جگہ مین آٹھ ہزار آنکھین ہین۔ ہر ایک آنکھ کتنی چھوٹی ہے اگرچہ خوردبین سے بڑی نظر آتی ہے

یہ جانور اوس آنکھ کی نسبت کتنا چھوٹا ہے۔ اور اوسکے سب اعضا موجود ہین۔ صاف نظر آتے ہین۔
ممکن ہے کہ ایسے جانور مین بھی اور جانور ہون۔ جیسے مکھی کی آنکھ ہین۔ یہ خود ہی اجسام نامیہ کی اقسام
بہت سی ہین۔ حیوانات کی قریب ۵ سو ہزار اور نباتات کی ۳ لاکھ قسمین اب تک دریافت ہوئی ہین لیکن
ابھی تعداد پر حصر نہین ہین۔ ابھی بہت سے دونو قسم کے عالم نباتات اور عالم حیوانات ہین جنکی خبر نہین اور
ہمیشہ تحقیقات سے دریافت ہوتے جاتے ہین۔ نباتات اور حیوانات کی انواع مین سے ایک نوع کے
افراد کا حصر و احصار کسی وقت مین ممکن نہین۔

جس مکان مین مین رہتا تھا اوسکے باڑے کے انارون مین بنگلہ تھا اوسی مین کچہری کا کام انجام
دیا جاتا تھا۔ وقت اجلاس پچوسن کے دنون مین ایک مہاجن مستغیث نے ایک توتا جس مین دیمک کچھ
مری ہوئی اور کچھ زندہ تھی پیش کر کے کہا کہ "یہ سپاہی اپنے تیتر کے لیئے یہ دیمک مار کر لیئے جاتا تھا۔ اس
کو سزا ملنا چاہیئے"۔ اس نے پچوسن کا کچھ خیال نہ کیا"۔ مین نے کہا بہت "تیتر بٹیر وغیرہ جانور کثرت سے
کیڑے مکوڑے دیمک کھا کر اپنا پیٹ بھرتے ہین۔ اگر یہ تیتر اس سپاہی کی قید سے آزاد ہوتا یہ بھی دیمک
وغیرہ کھاتا۔ اس سپاہی نے دیمک جس قدر ماری تو نے اوس سے دونی ہلاک کی۔ یعنی اس توتے کی دیمک
جو تو نے چھین لی یہ مر جائیگی سپاہی دوسری جا کر لائیگا وہ بھی مریگی۔ انار کی ایک شاخ توڑ کر اوسے
دکھائی جسکے پتون پر بے شمار جانور تھے جو ایک دن پہلے مجکو نظر آتے تھے اور کہا گیا کہ ایک دن مین تو
اس پتے کے جانور نہین گن سکتا۔ اس قدر زیادہ ہین۔ ان درختون کے بہت سے پتے گر کر پامال ہوتے
ہین اور بچے لڑکے جو تمام دن پتے شاخین توڑ کر کھیلتے رہتے ہین وہ کتنے ہلاک کرتے ہونگے۔ ہم سے
اونکی حفاظت غیر ممکن ہے کس لیئے کہ جو حفاظت محفوظ باڑہ انارون کے گرد لگا کر کی جاوے جس کے سبب
کوئی اندر نہ جا سکے تاہم تبدیلی موسم سے کاتک مین سب مر جائینگے۔

باڑی کے احاطے کے باہر کی چوکی کے متصل ایک گڑھا پانی سے بھرا ہوا ہے تو جا کر دیکھ۔ (ایک کانسٹبل
ساتھ دیکر دکھا دیا) کس قدر بے شمار جانور اوس مین ہین اور سطح پانی کے بالائی جانور علاوہ ازان
کس قدر چھوٹے چھوٹے بے حد اوڑتے پھرتے ہین یہ پانی دو چار دن مین خشک ہو جاویگا۔ سب مر جائین گے
انکی حفاظت ہم کیونکر کر سکین ہو پھر یہ جانور بے انتہا ہم کو آنکھون سے بلا وسیلہ خوردبین نظر آتے ہین۔
وہ نہین ہین جو بوسیلۂ خوردبین کے دیکھے جاتے ہین اور دنیا مین بے شمار جانور ایک دوسرے
کو کھا کر جیتے ہین اونکی دوسری غذا ہی نہین ہے۔ اور تمھارے مذہب سے بھی چھوٹے جانور
جو آنکھون سے نہین نظر آتے وہ پانی ہوا کل اشیاء مین بہت سے موجود ہین۔ مین نے تمھارے ہی

جنتی (بنیابیں) سے سُنا ہے کہ ہر ایک دانہ اُڑد کی سفیدی در اصل جانوروں کا ہجوم ہے۔ اگر کبوتر کی برابر
ہو جاویں تو تمام زمین پر نہ سماویں۔ تم بہت سے اُڑد اس بات کو جانکر کھاتے ہو۔

ابھی جگت میواس (محل پچھولا تالاب اودے پور میں ہے) میں روشنی ہوئی تھی ہر ایک لمپ اور فانوس کی
نیچے جو ہزاروں روشن تھے اس کثرت سے پتنگے بھنگے اور کھدوا۔ ایک ایک لمپ کے نیچے مرے پڑے
تھے جن میں سے ایک لمپ کے نیچے کے مرے ہوئے پتنگوں کا شمار شاید تمام اودے پور کے مہاجن
نہ کر سکیں اور کل لمپ اور فانوس کے نیچے مرے ہوئے پتنگوں کا تو اندازہ غیر ممکن ہے جبھو دربار سے رخصت
ملنے پر میں دودھ تلائی سے بڑی پال ہو کر مکان پہ آیا سو دودھ تلائی سے بڑی پال اور ارجن کہڑہ تک جس قدر
پتنگے مرے ہوئے دیکھے اونکی نسبت تمام لمپ اور فانوس کے نیچے مرے ہوؤں کا شمار ایسا ہے جیسے کسی کاہ
کے مقابلہ میں کوہ کا یا قطرہ کے مقابل دریا کا ہو۔

اگرچہ ہم نے پچوسن کے دنوں میں جانور نہ مارنے کی قدیم کے طریقے بموجب شہر میں منادی کرادی اوس
منادی سے فقط کھٹیکوں کا بکروں کو نہ مارنا مدنظر ہے نہ یہ کہ فطرتی طریقے سے موت اور زندگی میں
عبث کارروائی کریں۔

مستفیث نے یہ سُنکر لوٹا سپاہی کو دے دیا اور دونو راضی ہو کر چلے گئے۔ دربار میں یہ خبر پہونچی
فرمایا تم نے عمدہ تقریر سے تکرار رفع کردی۔

اجسام نامیہ کی توضیح سے انکا تین قسم میں ہونا سمجھا جاتا ہے۔ اول نباتات۔ دوم مقربات۔ سوم حیوانات
گویا مقربات کو نباتات اور حیوانات میں واسطہ سمجھنا چاہیئے۔ قسم سوم میں سے انسان ہے۔
مذہبی مختلف روایتوں میں سے پچھلے یہودیوں اور نصرانیوں اور مسلمانوں کی روایت پیدائش آدم
سے سوا سات ہزار برس کو اس طرح تصور کرتے ہیں کہ نسل انسان کی پہلے اس عرصے سے تھی حالانکہ
طوفان سے پچھے ہوؤں کی اوضاع و اطوار مخبر تھے کہ وہ بلا شبہ قبل آدم بالکل سب جنگلی اور وحشی پنے
سے مثل جانوروں کے کسی جانور کو مار کر یا کسی وحشی جانور سے لڑ بھڑ اوس سے شکار چھین کر اوس کا
گوشت یا پھول پھل کھا کر بے ہنگی کی حالت میں رہتے تھے۔ (انسان نباتات اور گوشت دونو کھاتا ہے۔
اسکے دانت مثل مویشیوں کے غلہ کھانے اور مثل سباع کے گوشت کھانے کے دونو طرح سے قدرت
نے بنائے ہیں) اونکو گھر بنانا نہیں آتا تھا۔ پہاڑوں کے غار جنگلوں اور درختوں میں رہتے تھے کسی
قسم کی حرفت و صنعت نہ جانتے تھے نہ آیندہ کے واسطے وحشی پنے سے کسی چیز کا ذخیرہ کرتے تھے
اور نہ دشمنوں کے دفع کرنے اور شکار مارنے کے اوزار بنانے آتے تھے۔ جیسے کہ اب تک بعض جزیروں کی

جنگل مین اسی قسم کے جنگلی آدمی دکھائی دیتے ہین۔ پہلے جس قدر اونکی کثرت تھی اب اوسی تعداد سے اونکی قلت ہے۔

بعد طوفان نوح علیہ السلام عقلی آزمائش جلب منفعت اور دفع مضرت نے ایسی حالت میں اونکو پھوچایا کہ شرمگاہ کو جانورون کی کھال اور درخت کی چھالون اور پتون سے چھپانے اور گرمی اور بارش اور سردی سے بچاؤ کے لیئے چھپر بنانے۔ دشمنون یا شکار کے لیئے لمبی سیدھی لکڑیون کے برچھے طیار کرنے بعض حیوانون سے کام لینے کے کچھ کچھ ڈھب سمجھنے لگے۔ پھر ضرورت اور تجربہ ترقی دینے لگا۔ اسکی زیادہ تفصیل رسالہ رموز ہستی کی تیسری فصل کے دیکھنے سے مفصل عمدہ طور سے معلوم ہو سکتی ہے۔
جانورون کو انسان نے اہلی کب کیا اور اون مین پہلے کونسا انس مین ہوا۔ اور اوسکے بعد دوسرا پھر تیسرا وحشت سے مانوس ہوتا گیا۔ اسکی دریافت نہین ہوئی۔ چند روایتین اس بارہ مین بیان ہوئی ہین جنمین تحقیق طلب امور باقی ہین۔
کتا سب سے اول شمار ہوا ہے شاید اسے بغرض حفاظت اور شکار کے مطیع کیا ہو جس کی تقلید اب تک کیجاتی ہے۔ اگرچہ بہت اشخاص نمود کے لیئے اسے پالتے ہین۔ عرصہ قریب پانچ ہزار برس کے گزرتا ہی جبکہ ایشیا، وغیرہ جزائر سمندر کے پانی سے ڈوب گئے تھے۔ اسکا وہی سبب تھا جو جوف زمین کی اندر حرارت دریاے آتشین کی موجزنی سے سخت زلزلہ پیدا ہونے سے ہوتا ہے جس سے ہموار سطح ناہموار ہوجاتی ہی اس سے سطح مرتفع ایشیا، اور کچھ جزائر لیست ہوگئے۔ یہان تک کہ ملند سے بلند پہاڑ بھی ڈوب گئے تھے۔ جب پھر سطح مرتفع ہونے سے پانی اوتر گیا اور پہاڑون کے غارون مین کسی قدر رہ گیا اور اوس مین آلی جانور بھی رہ گئے جنگلی ہڈیان اس طوفان کی تاریخی خبر دیتے ہین پہاڑون پر سردی کے سبب محفوظ رہنے سے انھین ہڈیون سے زمانہ طوفان کے عرصہ کا اندازہ کیا گیا ہے۔ گرمی مین ہر شے بہ نسبت سردی کے جلد بگڑ جاتی ہے بہت سی اشیاء گرمی مین گلتی سڑتی اور سردی مین اوس کی بہ نسبت زیادہ عرصہ تک اصلی حالت پر رہتی ہوئی دیکھی گئی ہین گلنے اور سڑنے مین گرمی بہ نسبت سردی کے زیادہ موثر ہے۔

سردی گرمی کے کم ہونے کو کہتے ہین یعنی جس قدر حرارت کم ہے اوسی قدر وہ چیز سرد ہے۔ یہان تک کہ جب کسی سیال چیز مین خصوصاً پانی مین ۳۲ درجے کی حرارت رہتی ہے۔ وہ حالت سیال سے انجماد مین آجاتا ہے اور ۳۲ درجے سے زیادہ حرارت مین وہ پگھل کر پانی ہوجاتا ہے۔ اور جب حرارت ۲۱۲ درجہ دیجائی تو بخارے ہوائیہ ہوجائیگا۔ غرضکہ اجسام کا ہوائیہ ہونا زیادہ حرارت سے اور سیال ہونا کمی حرارت سے منجمد ہونا نہایت کمی حرارت سے خیال کرنا چاہیئے اور پانی کے انجماد کی حالت کو برف بھی کہتی ہین سو برف مین بھی ۳۲ درجے

کی حرارت موجود ہے۔
شمالی ملک مین ہرنون کا دودھ جب وہان کے لوگ بلوتے ہین وہ سردی سے جم جاتا ہے وہ جما ہوا دودھ مثل پتھر کے ٹکڑے کے انجماد کی حالت مین رکھا رہتا ہے اور ضرورت کے وقت اوسے چبا کر کھا جاتے ہین۔
برف مین ۳۲ درجے کی حرارت سے آگ کی چنگاریان مرئی ہوتی ہین ایسا کوئی جسم معلوم نہین ہوتا ہے جس مین بالکل حرارت نہو ہم تھوڑی سی فکر سے اوس سردی اور گرمی کو معلوم کر سکتے ہین کہ کوئی شے اوس مین اس عرصہ تک گلنے سڑنے سے محفوظ رہیگی۔
آور ایشیاء اور جزائر کے غرق ہونے کو طوفان نوح کہتے ہین اس سے پہلے کی کوئی تاریخ نہین ہے نہ کسی بات کا پتا صحیح طور سے معتبر ملسکتا ہے۔ اس سے پیچھے کے چار ہزار برس تک کی تاریخ علاوہ ہندوستان کے اور ملکون کی ملتی ہے اور ہندوستان کی تاریخ تو مسلمانون کے حملے سے پہلے کی بھی نہین ملتی ہے مسلمانون کے حملے سے پہلے کی ہر بات خلاف قیاس بے پتہ نہایت مبالغہ کے ساتھ ہے جسکا کچھ ٹھور ٹھکانا نہین۔
بعد طوفان نوح کے دریاے جیحون کے سبزہ زار کنارون پہ جو آبادی تھی اوسکے متفرق ہونے سے یوروپ اور ایشیا اور سب طرف زمین کی آبادی ہوئی۔ وہ خاص نشانیان جنکہ جسمانی طور سے آدمی کو دوسرے بڑے جانورون سے جدا کرتی ہین اوسکا سیدھے قد سے دونو قدمون پر چلنا بڑا مغز باقاعدہ کھلا ہوا چہرہ ہونا ارادہ سے ہنسنے اور بولنے کے ممتاز مدارج ہین۔ وہ اپنے اخلاقی خیالات اور تیز طبیعت سے بہ نسبت اونکے بہت بڑھا ہوا ہے۔ ان تمام امور مین سے کلمہ اور کلام نہایت درجہ ممیز اور مفید نتیجہ آور ہے۔ جس کے ذریعہ سے بامداد عقل آغاز اور انجام کامون کا منصوبہ کرسکتا ہے۔ ایک نسل کے اون تجربون سے جو بہت مشکلون سے حاصل ہوئے ہین دوسری نسل کے آدمیون کو میراث پہونچتی ہے۔ شایستہ آدمیون نے اس علم اور تجربہ کے ارث سے نہایت ترقی کی ہے جس کا جنگلیون کو تا حال خیال تک بھی نہین ہے اور جس نے کہ شایستہ آدمی کو ناشایستہ یعنی جنگلی سے بہت کچھ ممیز کر دیا۔
جسمانی بناوٹ مین آدمیون کی تمام قومین یکسان ہین۔ تمام خاص ہڈیان اور ذاتی عضو اور نس ٹھیک یکسان ہین۔ صرف قد مین فرق ہے اور بہت ہی کم فرق چہرہ مین ہے۔ اور مختلف قومون مین ایک ہی بیماری ہے اور ایک ہی طرح کے زہر اون پر اثر کرتے ہین۔ خاص فرق ظاہرا مقابلہ مین خفیف ہے اور جو بنظر تعمق دیکھا جاوے تو کوئی چیز دوسرے سے نہین ملتی۔ کل اشیاء مین مغائرت اور فرق اور امتیاز ضرور ہے۔

اجسام نامیہ دنیا پر کیونکر پھیل گئے؟ یہ دقت طلب سوال ہے۔ بہت سی اقسام نباتات ایک جنس کی سب جگہ پائی جاتی ہین۔ اسی طرح انسان سب جگہ ملتے ہین۔ اسکا سبب غالبًا یہ معلوم ہوتا ہے کہ پانی اور ہوا کی مقدار نے نباتات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچایا۔ اور انسانون کو آپس کی مخالفت نے متفرق کیا۔ اور ایک قوم دوسری قوم کو دباتی ہوئی انتہائے خشکی پر لے گئی۔ وہان سے سمندر مین سلامتی جان کے لئے لٹھون پر بیٹھکر جزائر مین پہونچے اور آباد ہوئے یا عالم نامیہ پہلے سے جو چیز سطح زمین پر کہین جگہ ہے اوسکا وجود اوس فطرتی طریقہ پر ہے جسکی کیفیت لکھی گئی۔ اور امریکا کی آبادی جاپان کے سکند کا کیبر ف بہے جانے یا اوسی طرح پر ہوئی ہوگی۔ اور کم وزیادہ کی آبادی کی وجہ کیفیت زمانی اور مکانی سے وجہ خوراک جانور پیداوار دریا کی کمی بیشی پر منحصر ہے۔ بنظر وضاحت خیال کرنا چاہیے کہ حیوان ایک جنس ہے اور جنس کی انواع مین سے انسان ایک نوع ہے۔ اور کالے پیلے سفید اوسکی اصناف ہین اور زید عمرو بکر اوس کے افراد۔ پس نوع انسان کی اصناف مین جتنی اوسکی افراد ہین ایک دوسرے سے نہین ملتی۔ کچھ کچھ وضع۔ بول چال طرز و انداز ادا۔ خط و خال کا فرق ضرور رکھتے ہین۔ یہ حالت کچھ انسان کی ہی نہین ہے بلکہ حیوان کی اور اوس کے ماتحت عام انواع کی ہے کسی نوع کے افراد مین سے کسی فرد کو بغور دیکھو گے تو کچھ نہ کچھ فرق پاؤ گے۔ یہ مسئلہ ایسا بسیط ہے کہ حیوانات کے سوا کُل نباتات مین اوس کی انواع اور اصناف مین سے ہر فرد مین فرق موجود ہے اور یہی حالت جمادات کی ہے۔

دور کی بات کیون خیال کرین اپنے گھر کے آدمیون اور جانورون اور بدن کے لباس اور عام گھر کے استعمال کی چیزون ہی کو دیکھین جو دوسرے گھر کے آدمیون اور جانورون اور عام گھر کی چیزون سے نہین ملتے۔ نہ اون کے آپس مین اتحاد ہے۔ خواہ حقیقی بھائی ہی کیون نہ ہون۔ یا ایک سانچے سے کیون نہ کوئی چیز نکلی ہو۔

اس بیان پر ایک ذی علم اس طرح معترض ہوا کہ ایک سانچے کی ڈھلی ہوئی گولیان بالکل مطابق۔ بلا امتیاز ہوتی ہین۔ اس پر ہمین نے بذریعہ خوردبین فرق بتادیا جو ایک ذرہ کی برابر اون گولیون کا نہایت ہی مغائرت اور فرق آپس مین رکھتا تھا۔

باعتبار زیادہ فرق کے خاص چمڑے کا رنگ۔ بالون کی بناوٹ کھوپڑی کی وضع اور صورت چہرہ کے تین قسم کے آدمی ہین۔ کالے۔ پیلے۔ سفید۔ کالون کو وحشی یا غیر مہذب کہتے ہین جو چار قسم کے ہین۔ اول جنگلی یا وحشی۔ دوسرے زولو۔ تیسرے اسٹریلیائی۔ چوتھے حبشی۔ پیلون کو منگولی نامزد کرتے ہین۔ اون کی اقسام بھی چار ہین۔ اولًا تنکی ثانیًا چینی۔ ثالثًا ملایائی۔ رابعًا شمالی امریکا

والے۔ سفید فوقاسی مشہور ہین۔ جو پانچ قسم پر منقسم ہین۔ یکم۔ فارسی۔ دیگرے السالی۔ سوم قدیم جرمنی چہارم ہندی۔ پنجم عربی۔ یہ تیرہ قسم ہوئین۔ ان کے آپس کے میل سے اور بہت سی نسلین اور قومین نکلتی ہین۔ انکی بولیان بھی مختلف اقسام پر ہین۔ بعضی زبانین ایسی ہین کہ بوجہ اختلاف ایک دوسرے سے طلق نہین ملتین۔ اور بعضے کم وبیش ملتے ہین۔ بعضے بباعث اتحاد زیادہ ملتی ہین۔

جب بچہ آدمی کا بولنے لگتا ہے پہلے۔ آ۔ ا۔ بم۔ پ۔ بچھ۔ دت۔ تت۔ تھ۔ بب۔ گ۔ چ۔ مم۔ ہم وغیرہ حروف اور الفاظ مونھ سے نکالتا ہے۔ پھر اپنے خاندان کی بولی سن سن کر بولنے لگتا ہے زبانون کی تعداد ہزارون تک ہے۔ بعض ایسی ہین جنکے الفاظ مفرد ہین۔ اور بعض زبانین مرکب الفاظ کی ہین جو کمی وبیشی سے مفرد بن گئی ہین۔ اور بعض ایسی ہین جنکے جملون کے الفاظ دوسری زبانون سے بنائے گئے ہین اور بعض ایسی ہین جنھین چند زبانون کا مجموعہ کہتے ہین اور بعضی زبانون مین فقط کوئی لفظ گھٹا بڑھا کر بولنے کا فرق ہے ورنہ اصل مین ایک ہین۔ اور اختلاف اصلی زبانون سے حال کی زبانون کا مختلف فرقون انسان ممالک متفرقہ کے میل جول سے زیادہ ہوتا جاتا ہے اگر سو برس مین زبان کی تبدیلی کی ابتدا سمجھی جاوے تو ہزار برس مین انتہا سمجھنا چاہیئے۔

بجز انسان کے عموماً کل حیوانات کو اونکی جلد اور بدن کے اعتبار سے گرمی بارش سردی کے بچاؤ کے لیئے قدرت سے لباس ملا ہے۔ گرم ملکون کے حیوانات کو اکثر پر اور پشم مثل گرمی کی پوشاک کے سفید ہے اور سرد ملکون کے حیوانون کو کثرت کے ساتھ خاکی اور سیاہ عطا ہوئی ہے جو سردی مین لبادہ اور بارش مین باران کوٹ کا کام دیتی ہے۔ انسان ان سے محروم ہے۔ وجہ یہی ہے کہ قدرت نے اوسے عقل یعنی سمجھ عطا کی ہے۔ جس سے یہ اشرف المخلوقات کہلایا اور سب پر غالب ہوا۔ اور بھوک پیاس محنت گرمی سردی بارش اور ہر قسم کی تکلیفون سے اپنے تئین بچایا۔

(البتہ جو کام قدرتی ہین جیسے دن رات کا سورج کے طلوع یا غروب سے ہونا۔ یا چاند کا نقص وکمال یا مینھ کا برسنا وغیرہ اس مین ناچار ہے۔) تاکہ اوسی سمجھ کے ذریعے سے خود اپنا لباس آپ بنا دے جس سے سردی بارش گرمی مین محفوظ رہے۔ حالانکہ انسان ایسی خاصیت سے بنا ہے کہ سب طرح کی تکلیفین سہہ سکتا ہے ملکہ اوس کے موافق آپ بنجاتا ہے اور جہان تک ہو سکتا ہے اوس کی بدولت آرام کی صورتین اوسی حالت مین پیدا کر جاتا ہے۔ ضرورت سب چیزون کی مان خیال کی جاتی ہے یہ ایسی سمجھ کو اوس کا معلم کر لیتا ہے۔ اگر ایسی سمجھ اوس مین نہ ہوتی تو قدرت اوسے بھی مثل دیگر حیوانات کے پشم اور پر عطا کر دیتی۔

اگرچہ شائستہ آدمیون مین سمجھ کا فرق ضرور ہے۔ انسان نے رفتہ رفتہ جو لباس ضرورۃً اختیار کیئے وہ کئی طرح کے ہین۔ چین یورپ ہند۔ افریقہ۔ عرب۔ فارس وغیرہ ممالک وجزائر کے آدمیون کے دیکھنے سے لباس کی اختلافی حالت بخوبی معلوم ہوسکتی ہے۔ منجملہ لباسون کے ایک کو فطرتی سمجھنا چاہیئے جس کی وجہ سے ستر بدن کو چھپاتا۔ سردی اور بارش کی مدافعت کرتا ہے۔

تمیزدارون کے علاوہ غیر مہذب۔ جنگلی۔ پہاڑی گرمیون مین ستر کے لیئے لنگوٹی۔ سردی مین گودڑا یا کمبل۔ یا آگ کی گرمی سے سردی دفع کرتے ہین۔ اکثر وحشی اقوام بھیل وغیرہ بجز ستر عورت برہنہ رات کو لکڑیان جلاکر اوسکے گرد کروٹین بدلتے سویا کرتے ہین۔ اور دن مین سورج کی دھوپ یا معمولی کام کے سبب سردی کی کچھ پرواہ نہین کرتے۔

دوسرا لباس عادت اور رواج کا ہے کہ کسی ملک یا قوم کے لوگ جیسا لباس استعمال کرتے ہین اون مین سے ہر ایک اوسکا پابند ہوتا ہے چنانچہ دنیا کے تمام ملکون اور قومون کا لباس ایک دوسرے سے ممیز ہے فقط کشور ہند کے مختلف اضلاع کے باشندون کے لباس پر خیال کرو ایک کا دوسرے سے نہین ملتا۔ آپس مین فرق رکھتا ہے۔ اگرچہ ایک کی نظر مین دوسرے کا لباس کیسا ہی بہنگم اور بھدا معلوم ہو مگر اوس کو اپنے ملک اور قوم کی نظر سے اچھا معلوم ہوگا۔ ایک اوسط درجہ کے رئیس کے یہان مجھکو کچھ عرصے تک قیام کرنے کا اتفاق ہوا۔ اونکے یہان معمول تھا کہ دیوالی کے بعد سردیون کا اور بسنت کے بعد گرمیون کا لباس استعمال ہوتا تھا۔ اوس سال دیوالی بعد گرمی تھی مگر وہ سردیون کی لباس سے دقت اوٹھاتے تھے اور بعد بسنت اولے پڑے جس سے سردی سخت پڑنے لگی مگر اونکی پاس لباس گرمیون کا تھا اوس سے سردی کی تکلیف پاتے۔

مینے کہا دیوالی کے بعد گرمی ہونے پر سردی کا لباس اور اب سردی مین گرمی کا لباس آپ زیب تن کرتے ہین اس سے تکلیف ہوتی ہوگی؟ تو جواب دیا کہ ہمارے یہان ایسا ہی قاعدہ ہے اور موسم کی حالت بھی عارضی ہے۔ پھر اوس قاعدہ کی پابندی جو ہمیشہ سے خاندان مین چلی آتی ہے اوسکے برخلاف کرنا نہایت بری بات ہے۔ دو چار دن کی تکلیف کسی سال مین کمی بارش سے گرمی کی یا اولا پڑنے سے سردی کی کچھ اصل نہین رکھتی۔ بہ نسبت اسکے کہ ایک قاعدہ کی بات توڑ دین۔

تیسرا مذہبی لباس ہے جس سے اوس مذہب کے موافق تقدس اور بزرگی جو سبب نجات کا سمجھا جاتا ہے ظاہر ہو۔ چنانچہ تمام مذہب کے پیشوا مذہبی پیرایہ مین رہتے ہین۔ چونکہ مذہب بہت سے ہین ہر ایک کے لباس کا ڈھنگ نرالا ہے۔ اونمین بعض کی ایسی حالت ہے جیسے دیوانون کی ہوتی ہے۔

جس حالت کو مذہبی جنون کہنا خلاف واقع ہوگا۔ ایک سادھو کو مینے دیکھا جس کے سر پر مور کے پرون کی ٹوپی تھی یعنی نیچے کا حصہ ٹوپی کے حلقہ کی مانند اور اوپر تین تین چار چار فٹ حلقہ دار پر کھڑے ہوئے تھے اوس ٹوپی سے اسکی شکل تماشے کے لیئے ایسی بن جاتی تھی کہ لڑکے اوسکے ساتھ پھرا کرتے۔

مینے اوس سے اسطرح کی ٹوپی پہننے کی وجہ دریافت کی۔ جواب دیا کہ ایسی ٹوپی سے پرمیشر خوش ہوکر بخشدیتا ہے۔ کرشن اوتار نے ایسی ٹوپی گئوین چراتے ہوئے استعمال کی تھی۔

جنگلی سادھو اپنے سرون پر بہت سے دیوتاؤن اور جانورون کی مورتین اسی خیال سے باندھے رہتے ہین۔ ایک سادھو اپنے جسم کو شیر کے رنگ کی مانند ہر روز رنگتا اور ایک مصنوعی چہرہ شیر کا منھ پر باندھ لیتا۔ مین نے اوس سے سبب دریافت کیا جواب دیا کہ نرسنگ اوتار کے روپ سے مکتی ہوتی ہے۔

آر محرّم کو ایک شخص بندر بنا اور اپنے گلے کی رسّی اپنے بیٹے کے ہاتھ مین دی جو منھ کو خاک آلودہ کیئے سبز کفنی پہنے تھا۔ اس تکلیف کی وجہ یہ ظاہر کی کہ عاشورہ مین اس سوانگ سے بیڑا پار ہے نوع بنوع مذہبی لباس سطح زمین کے دیکھے جادین تو عجب تماشا نظر آوے۔

چھوٹے وضعداری اور نزاکت کا لباس۔ خواہ اوس سے تکلیف ہی ہو مگر نہ استعمال کرنا خلاف وضعداری اور نزاکت کے ہے۔

ایک میرے دوست عمدہ قسم کی تن زیب کا انگرکھا جو نہایت باریک سلا ہوا گرد سوزنکاری کا عمدہ کام تھا پوس کے مہینے مین پہنکر آئے اور کہا باغ کی سیر کو چلو۔ مین نے کہا اس وقت اچھی سردی معلوم ہوتی ہے تم باغ مین سردی کی تکلیف پاؤگے اور وقت غروب سردی زیادہ ہونے سے کانپوگے یا ٹھٹکروگے۔ اسلیئے یہ اونی چادرہ اوڑھ لو۔ اوس نے کہا باغ مین اور آدمی بھی سیر کنان ہونگے اس اونی چادر کی انگرکھے کی نسبت کچھ بھی وقعت نہین اور مجکو سردی بھی معلوم نہین ہوتی اگرچہ اوسوقت میری طبیعت جانے کو نہین چاہتی تھی۔ مگر اونکی خوبی لباس سے اونکی حقیقت دیکھنے کے لیئے ساتھ ہولیا۔ باغ مین جاتے ہی سردی لگنے لگی۔ لیکن مجھ سے کہا کہ نہین لگتی ہے۔ وقت مغرب وہ کانپنے لگے۔ یہان تک کہ اونسے بات بھی نہین کی جاتی تھی۔ مین نے کہا کہ بانات کا چغہ پہن لو۔ یہ منظور نہ کیا ایک آدمی ساتھ دیکر اونکو اونکے مکان پر پہونچایا۔ صبح کو سُنا کہ وہ تپ مین مبتلا ہین چند روز بعد آرام ہونے پر ملے اور کہنے لگے کہ لرزہ سے تپ آگئی تھی۔ اس لیئے سردی لگی۔ سردی کے کپڑے نہ پہننے کا سبب نہ سمجھنا چاہیئے۔

آودے پور شہر کوٹ کے دروازہ کشن پول کی طرف دو بہ سڑک کے دو رویہ درختون کے نیچے لگائی جاتی تھی اوسکی درستی دیکھنے کے لیئے مین بعد عصر وہان گیا ہوا کچھ زیادہ چل رہی تھی - دو آدمی جنمین کیطرف کے (جو اپنے تئین منشی اور شاعر ظاہر کرتے تھے) بلے جنکے سرون پر بیچے ہوئے بال بچھتے تھے - شاید گوند کے بانی سی جمائے ہونگے - اور چھوٹی ٹوپیان معکوس کشتی نما غالباً تین تین انچھ عرض اور پانچ پانچ انچھ طول مین ہون گی اونکے سرون پر تھین ہواسے نہ اوڑنے کے سبب ایک ہاتھ سے تھامے ہوئے تھے - مجھے دیکھ کر سر پر سے ہاتھ اوٹھا سلام کیا اوسی وقت دونو کی ٹوپیان اوڑ گئین - آگے آگے ٹوپیان سڑک پر لڑکتی جاتی تھین اور پیچھے پیچھے اونکے پکڑنے کو تیز قدم وہ چلے جاتے تھے -

اس قسم کے بیہودہ بانکپن اور نزاکت کے لباس کے ایسے بہت سے شخص دیکھے گئے - انسان کی بناوٹ پر جب غور کیا جاتا ہے تو وہ لباس مناسب معلوم ہوتا ہے جو یورپ والے یا رومی استعمال کرتے ہین - انکے سوا دوسرے ملکون کے لباس مین چندان موزونیت نہین ہے -

بعضون نے جسم انسان کو معکوس درخت سمجھا ہے - سر جس پر بال ہین بمنزلہ جڑ اور ریشون کے ہے - سینہ سے تا کمر تنہ ہے اور ہاتھ پاؤن شاخین - لہذا سر پر عمامہ یا پگڑی یا کلاہ ٹوپی چاہیئے - باقی لباس ایسا ہو کہ جس سے سینہ شکم اور ہاتھ پاؤن مستور رہین - نہ ایسا فراخ جو زیادہ کپڑا چارون طرف لٹکتا رہے یا تنگ اور چسپت جو بدن سے چپٹا رہے - اور تنفس اور دوران خون کو روکے - نہ ایسا جو کپڑا زیادہ ہو اور پھر بھی جسم کھلا رہے جسپر یہ مثل صادق آوے - (بہیں ہاتھ کی ساڑی آدھی ٹانگ اوگھاڑی) غرارہ دار یا چسپت پائجامہ اور دھوتی او تنگ نیچے یا اونچے کرتے اور چوغون انگرکھون کا گھیر اور سبک ٹوپیان جو ہوا سے اوڑ جاوین موزون نہین -

ٹھاکر امانشنبو سنگھ جی بیکنٹھ باشی جو فارسی پڑھتے تھے اون کے ہمرکاب شکار دن مین میرا ساتھ رہنا اس لیئے ہوتا تھا کہ اودیون (شکار گاہ) مین ہانکا ہونے تک کتابون سے شغل تعلیم رہے چنانچہ ہمیشہ جھاڑیون مین میرے پائجامے اور چوغے اولجھ کر پھٹتے رہے - جس طرح زبانون مین الفاظ کا اختلاط ہوتا جاتا ہے اوسی طرح لباس کی حالت ہے جس طرح تجربون سے سمجھ کو ترقی ہے ویسے ہی معیشت کی حالت ہمیشہ درستی اور عمدگی پر آتی جاتی ہے -

تمام انسان کسی نہ کسی مذہب کے پابند پائے جاتے ہین - مذہب دنیا مین بہت سے ہین اور ہر ایک آدمی سب مذہبون مین سے اگرچہ کسی مذہب کی پابندی رکھتا ہو لیکن اپنے مذہب کو سب مذہبون سے افضل اور اعلے اور اپنے تئین ناجی - دوسرے مذہب والے کو ناجی نہ سمجھتا ہے -

ابیانت

ہر کسے را در خور مقدار خویش + ہست نوعے خوشدلی در کار خویش + میکند اثبات خویش و نفی غیر + چہ امام صومعہ چہ پیر دیر + تمام مذہب کی اصل اصول چار مذہب ہین۔ ایک مذہب توحید جسے تیواسم کہتے ہین۔ یہ وہ مذہب ہے جو ایک ہی خالق کو جانتے مانتے ہین بے دیکھے دان دیکھے ہین دیکھے گوتے + سکیے خواہ دیکھے خواں دیکھے جوے + پہ عمل کر کے ادسی ایک کی عبادت کرتے ہین۔ خالق اور مخلوق مین فرق واجب الوجود اور ممکن الوجود کا سمجھتے ہین لا معبود فی الخلق الا الخالق کے مقر ہین۔ دوسرا ہمہ اوست کا مذہب ہے جسے پنتھیواسم بھی کہتے ہین۔ یہ وہ عقیدہ ہے کہ یہ سب عالم خدا کا بدن ہے۔ خالق اور مخلوق مین کچھ فرق نہین۔

رباعی

حق جان جہان است و جہان جملہ بدن	اجناس ملائکہ حواس این تن
اجرام عناصر و موالید اعضا	توحید ہمین است و دیگر ہا ہمہ فن

رباعی

گر در دل تو گل گزرد گل باشی	ور بلبل بے قرار بلبل باشی
حق کل بود و تو جزو اگر روزے چند	اندیشۂ کل پیشہ کنی کل باشی

انکا خیال لا موجود الا ہو کا ہے۔ تیسرا مذہب بت پرستی۔ جسے ہیتھیواسم کہتے ہین۔ اس مذہب میں بہت سے خدا اور خالق ماننے پڑتے ہین جیسے ہندوستان مین برہمن اور مہابھارت اور یونان مین آبادی ہوئے انکی قدیم کتاب وید کی ۳۳ دیوتا انھین پھر انون کی بدولت ۳۳ کروڑ ہو گئے۔ علاوہ موہوم دیوتاؤن کی یہ انات نباتات۔ جمادات مین سے اکثر دیوتا ہین۔ اسی طرح قدیم مصریون کے بھی دیوتا تھے۔ ہندوستان مین ہندو مرد ہو یا عورت۔ لڑکا ہو یا لڑکی۔ بچہ ہو یا بچی کلہم ۲۷ کروڑ ہین۔ اگر ہر ایک۔ ایک ایک دیوتا بنا کر مانین تو ۲۷ کروڑ دیوتا بچینگے۔ اور اگر دو دو دیوتا مانے جاوین تاہم ایک کروڑ دیوتا باقی رہینگے۔ جبھی ٹھیک بلا تکرار تقسیم ہونے مین ۲۷ کروڑ پرستار اور بڑھنا چاہئین۔ تب قسمت پوری ہوگی۔ چوتھا مذہب دہریہ جسے ناستک یا چارباگ کہتے ہین۔ انکا عقیدہ ہے کہ خدا تعالےٰ نہین ہے اور نہ کوئی خالق عالم ہے۔ بجز عنصرون کے کچھ موجود نہین۔ انھین عنصرون سے سب موجود ہوئے۔ جو چیزین معلوم ہوتی ہین اون کا وجود بے شک ہے۔ معقولات پر اوسی حالت مین یقین کرتے ہین اور جب فہم و فراست۔ برہان قاطع اور دلیل ساطع سے تصدیق صفت اچھی طرح سمجھا دے ورنہ موہوم ہیچ ہے۔ پس اون کے نزدیک بہشت و دوزخ اور بعد مرگ عذاب ثواب کچھ نہین۔ ثمرۂ زندگی نہ ایذا دہی اور فائدہ رسانی خلایق بعد تمام آوری و معیشت ہیچی ہے۔

رباعی

زاہد بہ نماز و روزہ ضبطے دارد
ساقی بہ مئے معہ سالہ ربطے دارد
معلوم نہ شد کہ یار مصروف بہ کیست
ہر کس بہ خیالِ خویش خبطے دارد

اسی طرح حکومت کے اصول بھی چار ہین۔ اول شخصی جیسی آشیا کی سلطنتین۔ دوسری آئینی۔ جیسے انگلستان کی۔ تیسری جمہوری جیسے امریکا کی سلطنتین۔ چوتھی مذہبی جیسے تبت کی سلطنت۔ ہر ایک آدمی ان اصول کے سلسلون سے مسلسل ہے۔ اور جو ان سے آزاد ہین یا تو وہ نرے وحشی ہین یا دیوانے بعضون کا ایسا خیال ہے کہ

رباعی

در دائرۂ این کرۂ بے پایان
برخورداری دو نوع آدم زادان
یا باخبری از خود و از ہر کہ بود
یا بے خبری از خود و از ہر دو جہان

مگر یہ خیال قابلِ تسلیم نہین کس لیئے کہ حقیقت مین تیسرے مصرعہ کے موجب علماء بعد ازجہ سب مین افضل ہین ازان بعد بدرجہ وہ لوگ جو عالم نہین ہین۔ پس ازان چوتھے مصرعہ کے مانند جو ہین وہ کالانعام بل ہم اضل (مثل چارپایون کے بلکہ اون سے بھی زیادہ گمراہ ہین) اگرچہ انسان مکلّفین مین سے ضالّین۔ اور منکرین کے حق مین یہ آیت مخصوص ہے۔ مگر تعمیم کے سبب ان پر بھی حاوی ہے۔ کس لیئے کہ ناموس اکبر سے ضلالت اور انکار خاص ہے بہ نسبت اسکے کہ عموماً اپنے سے اور تمام سے ضالّ (بے راہ) اور منکر (بے خبر) ہو اگر یہ حالت اختیاری ہو جب تو بلاشبہ داخل آیۂ شریفیہ ہین۔ اور بے اختیاری سے ایسی حالت جنگلی اور دیوانگی کہلاتی ہے۔ غرض ان دونو حالتون مین سے کوئی حالت محمود نہین ہے بلکہ مذموم ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ انسان ہوکر حیوانون کی مانند یا اوس سے زیادہ گمراہ کس لیئے کہے گئے ہین اس کا جواب یہ ہوگا کہ یہ ایک تو اس سبب سے کہ حیوانات جس طرز پر پیدا ہوئے اوسی موجب زندگی بسر کرتے ہین۔ اور انسان جس روش پر مخلوق ہوا اور جو ملکہ اعلے مرتبہ پر پہونچنے کا سمجھ سے اوس کو عطا ہوا اوس پر نہین بلکہ مثل انعام کے ہے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ حیوانون کی طرز معیشت سے بھی اوس کی حالت ابتر ہے حیوانات اپنے کھانے کی خوراک کو اپنے رہنے کی جگہ کو۔ اپنے بچون کی حفاظت اور پرورش کو اپنے دوست کے ملتفت کو اپنے دشمن کے ضرر کو۔ اور کئی علامتین پہچانتے ہین اور اپنی فطرتی حالت پر قائم ہین اور انسان بے راہ بے خبر بدتر از حیوان ہے۔ جو خود مختار او رمامور ہوکر انسانیت کے بلند درجون کی بدلے بیخبری اور مدہوشی سے بداعمالی کے سبب چارپایون سے بدتر خواری کے گڑھے مین گرے ہوئے ہین

اغلاطنامہ رسالہ اسرار قدرت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱		ہوالقادر	۱۷	۸	جسکا مقام زمین کے	جسکا مقام زمین کے
”	۶	احیانا	احیا تھا	”	۱۴	اور ۵ ۴ میل	اور ۵ ۴ میل
”	۸	مسامل	مسائل	”	۱۶	کر نسبت زمین کے	کی بہ نسبت زمین کے
۳	۵	مقام مالعد	مقام مابعد	۱۹	۱۸	بشیمار ہین	بیحد ہین۔
”	۱۸	دکھائی دیزا	دکھائی دیتا	۳۱	۶	دے ہین	دیتے ہین
۴	۱۵	گری برابر	گرمی برابر	۲۴	۱۲	جسکی توص	جسکی توضیح
۵	۱۳	ہواس جو	ہوا مین جو	”	۶	ربیع وایر سے ہین	ربیع وایر سے ہین
”	۱۵	گولائی لی دوری	گولائی کی دوری	”	۱۳	واقع [illegible]	[illegible]
”	۱۷	کوئی ٹرے مخلف	کوئی بڑے مختلف	۲۵	۲	[illegible] زمین	جاذب زمین۔
۶	۳	جہان کہین متخلخل	جہان کہین تخلخل۔	۲۵	۳	کھاتے ہین	گھاتے ہین۔
”	۱۹	ایک فالی	ایک خالی۔	”	۱۰	حار دوری پر	چہار دوری پر
۷	۵	۔ یدا ہوتا ہے	پیدا ہوتا ہے۔	”	۲۰	دس ہزار	دس ہزار
”	۹	اوسکی مزاحم ہوئی	اوسکی فراحم ہوتی اور	۲۶	۱۳	لکڑی پانی سے	لکڑی [illegible]
”	۱۷	کہنھی ہے	کہنچتی ہے	”	۲۰	فو[illegible]	
۸	۱۷	حواس سے	حرارت سے				
۱۱	۱۳	ہوتے سے	ہونے سے			[illegible]	اوچھا
”	۱۹	سالانہ مدار پر	مدار سالانہ پر				اور [illegible]
”	۲۱	پر دیا ہے	پرویا ہے	۲۹	۷	نیلا تھوتھہ پیتل	پیتل
”	”	نارنگی کے بیچ گردش	نارنگی کے بیچ کی گردش	”	۹	حصر	حصر کے
۱۲	۱۵	مغربی گو سے	مغربی گوشہ سے	”	۱۱	اجرام دو طور کے	اجرام دو طرح کے
۱۳	۲۱	ہوا ہی ہے	ہوا ہی سے ہے۔	”	”	جو ہر ثا تیا	جو ہر ثا نیا
۱۴	”	کرسکتی ہے	کرسکتی ہین۔	۳۱	۱۶	ہی اک کائنات مین	ویسے ہی اس کائنات مین
۱۵	۹	اور یہ آہستہ چلیگا	اور یا آہستہ ٹھہریگا۔	۳۳	۱۰-۱۱	عقاید کے سو مسئلے	عقاید کے سو مسئلے۔ عقا[illegible]
۱۶	۷	ہوا ۹۰ میل	ہوا ۹ میل				قاضی۔ شراب خانہ خر[illegible]
							فقط

جنکی بُری حالتین ہمیشہ دیکھنے کے سبب تمثیل سے مستغنی ہین اور جو مجبور و معذور ہین اونکا مختصر
بیان یہ ہی کہ آودہ پور مین جو محتاج خانہ ایک محتاج کو کدو کا چھلکا بھوک سی کھاتا دیکھ کر یہ قائم کیا اور اوس
کئی دیوانے اقسام جنون کی حالت مین محصور تھی مجملہ اونکے ایک برہنگی کی حالت مین ہاتھین ہتھیلی پر لیکر اور اوس
کو دیکھتا ہوا تمام دن چکر کھاتا رہتا اور ایک وزنا چپا کاتا رہتا کسی کی سننی دیکھنے سے مطلب نہین رکھتا۔ ایک
بحیس و حرکت خاموش بمصداق مصرعہ یا بیخبری از خود و از ہر دو جہان ٭ بیٹھا رہتا چھپر کے گرنے سی مر گیا مگر جنبش
تک کی ورنہ مثل دوسرے پاگلون کے وہ بھی باسانی نکل جاتا۔ اور ایک رات دن گالیان دیتا رہتا بعضون کو نہایت
دقتون سی کھانا کھلایا جاتا ہی۔ ایک کو جب تک کہ چھپکلی۔ گرگٹ۔ گلہری۔ چوہا وغیرہ مردہ زندہ پیانتک کہ بول و براز
مل جاتا اونکا فورا کھا جانا معمولی کھانی پر مقدم تھا کسی دن سرکار سی شیرینی آجاتی وہ نہ کھاتا اپنی مرغوب غذا کا
منتظر رہتا ورنہ روکھی روٹی کھاتا۔ اور ایک کی جب ضرورۃً زنجیر کھولتی۔ پاس باوڑی عمیق ہونی سی تھوڑی غفلت پر موقع
پاکر اوس مین فوراً دوڑ کر کود پڑتا۔ انکے سوا جو اور تھے اونکی اس قسم کی حیرت ناک حالتین غایت درجہ
رحم اور افسوس دلانے والی تھین پھر وہ کیونکر برخوردار سمجھی جائین۔ موجودات مین تمام چیزین اپنی اپنی
ذاتی اور صفاتی اوضاع و اطوار سے جیسے کہ چاہئین ویسی ہی ہون تب تو وہ کامل گنی جائینگی ورنہ ناقص
انسان کو جنس حیوانات مین تفوق اور فضیلت عقل سی ہی اور اسی جوہر بے بہا سی عام خیالات تصورات
اور تصدیقات کے خواہ بدیہی ہون یا نظری۔ ذہن مین پیدا ہوتے ہین اور اسی نے انسان کو انسانیت سکھائی
ہے اور جو اس سے محروم ہین وہ فقط صورت سی انسان نہین ہوسکتے ہین۔ اور جو مراد (یا بیخبری از خود و از
ہر دو جہان) سے ترک ہوائے نفسانی اور مالایعنی یا محویت بذات حق (عاشق آن نیست کو بیوے وصال
نقد جان را بدلستان بخشد ٭ عاشق آنست کو بترک مراد ٭ ہر چہ ہست ہست رایگان بخشد ٭)
ہو تو لاریب وہ عاقل اور برخوردار بلکہ افضل الناس ہین۔ رحمت الٰہی اس فرمان سے داعی ہی۔ ابیات

ز سودائے جہان بگذر اگر سودائے ما داری ٭ ہوای خویشتن بگذار اگر مارا ہوا داری
مشو دائر غیر من بیا نزدیک من بنشین ٭ چرا بیگانہ میگردی نشان آشنا داری
خرابات است ما سرمست و ساقی جام می در دست ٭ ازین مجلس گریزی گر بگو عزم کجا داری
ندیم بزم شیدا شو اگر فردوس مے خواہی ٭ فنا شو از وجود خود اگر شوق لقا داری
فدا کن جان اگر خواہی کہ عمر جاودان یابی ٭ حریف اہل عرفان شو اگر نور خدا داری

اس اجابت کی توفیق جنکی رفیق ہی وہ انہین نہین ہین جو دیوانی یا مکار برہنگی اور مستی ہین عوام کے نزدیک مجذوب
یا خدا رسیدہ سمجھی جاتی ہین بیت چو ہر جاہم جم از طینت کان دگر است ٭ تو توقع ز گل کوزہ گران میداری ٭ فقط ٭

خاتمہ

اس رسالہ کے ناظرین سے مولف کی التماس ہے کہ عقل ہی آدمیت ہے اور علم ہی قوت ہے جنکا دل ماہیت موجودات کی معلومات مین لگتا ہے تو بے شک او نکو ایسے رفیق مونس ملجاتے ہین جو ہمیشہ اونکو زندگی مین فرحان اور شادان رکھین گے مطالعہ رسالہ رموز ہستی تصنیفات کرتے رہیں سے جس مین بیش قیمت ادق مسائل طبعی اور حکمت الٰہی کے درج ہین ناظرین کی دلچسپی سے ویسی مرادین حاصل ہوسکتی ہین اور اس رسالہ کے بہت سے مسائل جنکے سمجھنے مین دقتین اور مشکلین ہین وہ بآسانی حل ہوجائینگی - فتبارک اللہ احسن الخالقین -

تالیفات مولف ہذا

رموز ہستی[1] - قدرت الٰہی[2] - اسرار قدرت[3] - جلوہ کائنات[4] - نظارہ عالم[5] - تاریخ کلیانی[6] - سوانح عمری[7] - مختصر تاریخ راجپوتانہ[8] - کنز الاخلاق لاہل الآفاق[9] - سرکوب بدعت[10] - شگوفہ گلستان[11] - مذاہب[12] - لقب نور[13] - مسلمانوں کی چالیس باتین[14] - چہل آیت[15] - رسالہ شبرات[16] - تلخیص امور[17] - جواب شافی[18] - شراب خانہ خراب[19] - عصائے قاضی[20] - صد مسائل عقائد رحمانی[21] -

اخبار شحنۂ ہند میرٹھ

اردو لٹریچر کا رفارمر - ولیسی انشاپردازی اور نظم و نثر کا استاد - پولیٹکل اور سوشیل معاملات کا جنرل - صحیح و فصیح انشاپردازی کا دریا - مسلمانون پر توحید و سنت کی خوبیان شرک و بدعت کی برائیان ظاہر کرنے والا - ہفتہ وار ہر انگریزی مہینے کی پہلی - آٹھوین - سولھوین - چوبیسوین کو شائع ہوتا ہے - عام قیمت پیشگی سالانہ تین روپیہ معہ محصولڈاک ہے -

اشتہار حمائل کلام مجید

معہ حدیث شریف

اس طرز کی حمائل آج تک طیار نہین ہوئی ہین السطور مین اردو ترجمہ و فوائد موجود ہین جو آیات قرآنی سے منطبق ہین لمبی چوڑی احادیث اور اونکے ترجمہ کے لیئے زائد اوراق قریب آٹھ جزو کے لگائے گئے ہین قرآن و حدیث کے معانی کے شائقین خصوصاً واعظون کے لیئے تو گویا روح ہے - سفید کاغذ حنائی متن اور زرد کاغذ پر چھاپی گئی ہے - اسکے جوہر دیکھنے ہی سے کھل سکتے ہین - قیمت معہ محصول ڈاک (للعہ)

المشتہر

منیجر اخبار شحنۂ ہند میرٹھ -